Posted On Kitab Nagri

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

تیرے لہجے پہ قرباں

از قلم: بنتِ حوا الیس

"کیا کر رہی ہو؟" پیغام موصول ہونے کی مخصوص آواز سے اس کے موبائل کی اسکرین جگمگائی۔ وہ جو آنکھیں دائیں بازو سے ڈھانپ کر سونے کی کوشش میں لگی تھی، پھرتی سے اٹھ بیٹھی۔ پیغامِ یار دیکھ کر اس کا چہرہ خوشی سے دمکنے لگا۔

"سونے کی ناکام کوشش!" واٹس ایپ کھولتے ہی اس نے جواب چھوڑا تھا۔

" نیند کیوں نہیں آرہی؟" اگلا فکر مند ہوا۔

"پتا نہیں، تم سناؤ! کیا کر رہے ہو؟" اس نے گویا ناک سے مکھی اڑا کر اس کی موجودہ سرگرمی جاننا چاہی۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تمہیں یاد کر رہا ہوں۔" ان لفظوں نے جہاں اسے اندر تک سرشار کیا تھا وہاں وہ بے یقینی کی کیفیت میں گھری کئی بار اس سطر کو دہرا گئی۔ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سلب ہو گئی۔ یہ جملہ اس کے دل میں دھڑکنے لگا۔

"شروع سے ہی کام چور ہو یا اب ایسے ہو گئے ہو۔ ویسے دنیا میں اور بھی بہت سے کام ہیں جنہیں تمہاری توجہ درکار ہے۔" دل کے بڑھتے شور کے ساتھ اس نے پیغام لکھا۔

"میں شروع سے ایسا نہیں تھا، تم نے ہی کام چور بنایا ہے مجھے اور رہی بات دنیا میں موجود دوسرے کاموں کی تو یہ کام مجھے ان سب سے زیادہ دلچسپ اور غور طلب لگتا ہے۔" اس کا جواب بھی فوراً ہی موصول ہو گیا جسے پڑھ کر دل اٹھکیلیاں کرنے لگا۔ اب اس کے پاس کوئی جواب نہیں بچا تھا۔

www.kitabnagri.com

"شب بخیر!" اس نے لکھا۔

"تمہیں نیند آرہی ہے؟" وہ حیران ہوا۔ www.kitabnagri.com

"ہاں!" دل بری طرح پسلیوں سے سر ٹکرا رہا تھا۔

"ٹھیک ہے، خدا حافظ اور شب بخیر!" وہ بادلِ ناخواستہ کہہ گیا جب کہ وہ پچھتائی۔

Posted On Kitab Nagri

کیا ضرورت تھی اسے یہ کہنے کی، ابھی تو بہت ساری باتیں کرنی تھیں اس کے ساتھ۔ وہ اپنی باتوں سے اس کا دل لوٹ رہا تھا۔ اپنے لفظوں سے اس پر سحر پھونک رہا تھا مگر۔۔۔! وہ تاسف سے موبائل کی اسکرین کو گھور رہی تھی جہاں وہ اب آف لائن ہو چکا تھا۔ موبائل ایک طرف رکھ کر وہ بیڈ پر ڈھے سی گئی۔

☆☆☆☆☆

"آج ہم کرکٹ نہیں کھیلتے۔" یہ صلاح عنبرین نے دی۔

"تو پھر؟" نو سالہ بازغہ نے سوال اٹھایا۔ www.kitabnagri.com

"آج ہم ریڈی گو کھیلیں گے۔" عنبرین نے مسکرا کر خاصے اشتیاق سے تجویز پیش کی۔

"لیکن اس کے لیے تو زیادہ لوگ چاہئیں نا، ہم تو صرف پانچ ہیں۔" شائستہ نے پریشانی سے کہا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بازغہ، شائستہ، عنبرین، فوزیہ اور نور کھڑے ایک دوسرے کو پرسوچ نظروں سے دیکھ رہے تھے کہ آیا اب کیا کیا جائے۔ www.kitabnagri.com

"میں فاران کو بلا لیتی ہوں۔" عنبرین نے جھٹ سے اپنے چھوٹے بھائی کا نام پیش کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"اور میں وسیم کو۔"شائستہ بھی خوش ہوئی۔

"عبداللہ بھی شاید آجائے۔"یہ فوزیہ تھی۔

"اور علی بھی۔"نور کا بھی تو بھائی تھا۔

"کوئی ضرورت نہیں۔"بازغہ نے ان چاروں کو گھوریوں سے نوازا۔اس کا کوئی بھائی نہیں تھا۔اگر ہوتا بھی تو شاید وہ اسے نہ بلاتی۔

"بازغہ!ہم سب مل کر کھیلیں گے،بہت مزہ آئے گا۔"شائستہ نے احتجاج کیا۔

"لڑکوں کے ساتھ یہ کھیل تمہیں ہی مبارک ہو،مجھے اسکول کا کام کرنا ہے۔"اس نے ایک ہی پل میں نگاہیں بدل لیں اور وہاں سے جانے کو مڑی۔

"تمہیں ہمارے بھائیوں نے کبھی کچھ کہا ہے،کیوں اتنی بدگمان ہو رہی ہو؟وہ بھی تو ہماری طرح بچے ہیں۔ہمارے ساتھ مل کر کھیل سکتے ہیں۔"نور نے اس کا بازو پکڑ کر کہا۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ایک تو یہ کہ تمہارے بھائیوں میں اتنی جرأت ہے نہیں کہ وہ مجھے کچھ کہہ سکیں، دوسرا یہ کہ وہ بچے ہی سہی مگر ہیں تو لڑکے، اس لیے میں ان کے ساتھ نہیں کھیل سکتی۔" بازغہ یہ کہہ کر جا چکی تھی۔

☆☆☆☆☆

یہ ان دنوں کی بات ہے جب وہ نہم جماعت میں پڑھتی تھی۔ اس کے بچپن کی دوست فوزیہ اس کے گھر آئی اور بڑی چاہ سے اپنی سالگرہ پر آنے کی دعوت دی۔ بازغہ نے خوش دلی سے یہ دعوت قبول کرتے ہوئے شرکت کی ہامی بھر لی اور پھر دو دن بعد وہ دیے گئے وقت پر اس کے گھر موجود تھی۔ www.kitabnagri.com

نور، شائستہ اور عنبرین بھی اس محفل میں شریک تھیں۔ وہ سب سہیلیاں بڑے عرصے بعد ایک ساتھ جمع ہوئی تھیں۔ لہٰذا باتیں بھگارتے ہوئے وقت گزرنے کا احساس ہی نہ ہوا۔ رات گئے تک وہ وہاں موجود رہی اور پھر جب ایک ایک کر کے مہمان جانے لگے تو اس نے بھی واپسی کے لیے اجازت طلب کی۔ تاہم فوزیہ نے اسے کچھ دیر کے لیے اپنے پاس روک لیا۔ بقول اس کے اسے کوئی ضروری بات کرنی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم چھت پر جاؤ، میں آتی ہوں۔" فوزیہ نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

"یوں اکیلی؟" وہ جزبز ہوئی۔

"ہاں! میں بھی ابھی آرہی ہوں نا!" اس پر وہ تسلی کرتی تنہا ہی زینے چڑھ کر چھت پر پہنچ گئی۔ www.kitabnagri.com

چھت کافی لمبی چوڑی تھی البتہ اس کی دیواریں چھوٹی چھوٹی تھیں۔ اس نے گردن اٹھا کر اوپر دیکھا تو حدِ نگاہ تک آسمان پھیلا ہوا تھا۔ چاند اور تارے تاریک رات میں گھرے مسکرا رہے تھے۔ انہیں دیکھ کر بے اختیار وہ ہنس دی۔ کتنا دلکش نظارہ تھا یہ!

"آہم۔۔۔ السلام علیکم!" گلا کھنکھارتے ہوئے کوئی اس کے عقب سے گویا ہوا اور وہ کرنٹ کھا کر پلٹی۔ ایک مسکراتے ہوئے مرد کو اپنے سامنے اور بالکل نزدیک دیکھ کر وہ ہراساں ہو گئی۔

"آ۔۔۔ آپ کون؟" اس نے دور ہٹتے ہوئے کہا۔

"سلمان نام ہے میرا۔" اوہ۔۔۔! یہ فوزیہ کا بڑا بھائی تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں ایک عرصے سے آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں مگر آپ کبھی موقع ہی نہیں دیتیں۔" پتا نہیں یوں بے وجہ ہنسنا اس کی عادت تھی یا پھر اسی کے سامنے بتیسی اندر نہیں جا رہی تھی۔ بازغہ کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔ تبھی اس پر یہ بات کھلی تھی کہ وہ مردوں سے نا صرف نفرت کرتی تھی بلکہ ان سے ڈرتی بھی تھی۔

"مجھے دیر ہو رہی ہے۔" چہرے پر ناگواری سجا کر وہ وہاں سے چلی جانا چاہتی تھی مگر وہ اس کی راہ میں کسی دیوار کی مانند حائل ہو گیا۔

"پلیز! میری بات سن لیں۔" وہ ملتجی ہوا۔ www.kitabnagri.com

"مجھے آپ کی کوئی بات نہیں سننی۔" اس نے طیش سے دانت پیستے ہوئے ایک ایک لفظ چبا کر ادا کیا اور وہاں سے نکلنے کے لیے بے تاب ہوئی۔

"پلیز! میں آپ سے بہت محبت کرتا ہوں، آپ کے بغیر جی نہیں سکوں گا۔" وہ گھٹنوں کے بل اس کے قدموں میں بیٹھا تو اس کی اس حرکت پر وہ ششدر رہ گئی۔

یہ مرد کس مٹی سے بنا تھا؟ اس کے نزدیک مرد صرف غرور اور تکبر کی جیتی جاگتی تصویر تھا جو عورت کو پاؤں کی جوتی سمجھتا تھا مگر یہ کیسا مرد تھا جو اس کے سامنے ڈھیر ہو رہا تھا؟

Posted On Kitab Nagri

اوہ۔۔۔!کچھ مرد اپنا مطلب نکالنے کے لیے عورت کے تلوے بھی تو چاٹتے ہیں نا!یہ خیال بجلی کے کوندے کی طرح اس کے ذہن میں لپکا تو وہ حقارت سے بھرپور نگاہ اس کے چہرے پر ڈال کر وہاں سے چلتی بنی۔ www.kitabnagri.com

فوزیہ کے گھر یہ اس کا آخری دن تھا۔اس کے بعد وہ کبھی وہاں نہیں گئی۔فوزیہ کئی بار اس کے گھر آئی،سو سو معافیاں مانگیں مگر اس کی ناں "ہاں" میں نہ بدل سکی۔یوں اس کی فوزیہ سے دیرینہ دوستی ایک مرد کی وجہ سے ٹوٹ گئی۔

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مجھے اس کالج میں نہیں پڑھنا۔"سترہ سالہ بازغہ نے آتے ہی دوٹوک فیصلہ سنایا۔

"کیوں؟اب اسے کیا کیڑے پڑے ہیں؟"صفیہ بیگم نے خشمگیں نگاہوں سے اسے گھورا۔ www.kitabnagri.com

"بس!مجھے پسند نہیں آیا۔"اس نے بے پروائی سے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم وہاں پڑھنے گئی تھی یا اپنے لیے رشتہ ڈھونڈنے۔" اس لڑکی نے ان کی ناک میں دم کرر کھا تھا۔ پچھلے ایک ہفتے سے کوئی تین چار کالج وہ روز ہی دیکھنے جاتی تھی۔ مگر خدا کی مار کہ اسے کوئی پسند ہی نہیں آرہا تھا۔ www.kitabnagri.com

"ہونہہ۔۔۔ پسند!" انہوں نے کڑھ کر سوچا۔ ان کے ابا مرحوم نے تو رشتہ کرنے سے پہلے بھی ان کی پسند نہیں پوچھی تھی لیکن آج کل کی لڑکیاں۔۔۔ افففف! اللہ بچائے۔۔۔ ان کے ہر کام میں "پسند" آڑے آجاتی تھی۔

"امی پلیز! نہیں اچھا لگا وہ کالج مجھے۔" اس نے کوفت سے کہا۔ اس کے دماغ میں ایڈمنسٹریشن آفس کا وہ ایڈمن گھومنے لگا جو بڑی کمینگی سے آرپار ہوتی نظریں اس پر گاڑے ہوئے تھا۔ www.kitabnagri.com

"نہیں تو تم نے اس کا جائزہ لیا ہی کیوں؟ وہ کالج چھوٹا ہے یا بڑا، ایک کنال کا ہے یا بیس کنال کا، اس کی دیواروں کا رنگ وروغن سرخ ہے یا نیلا، کمروں میں کھڑکیاں ہیں یا نہیں، تمہیں ان سب باتوں سے غرض نہیں ہونی چاہیے۔ تمہیں صرف اپنی پڑھائی

Posted On Kitab Nagri

کے بارے میں سوچنا چاہیے۔" یہ وہ بہانے تھے جو بازغہ پچھلے کچھ دنوں سے کر رہی تھی۔ ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ کوئی شے اپنے سر میں دے ماریں۔

"میں کل۔۔۔اس کالج میں۔۔۔ نہیں جاؤں گی۔" اس نے رک رک کر حتمی فیصلہ سنایا۔ www.kitabnagri.com

"ٹھیک ہے، پھر بھول جاؤ کہ تم کبھی پڑھ سکتی ہو۔" انہوں نے درشت لہجے میں کہا۔

"فائن! پھر آپ بھی بھول جائیں کہ آپ کی کوئی بیٹی تھی۔ ویسے بھی کافی عرصے سے میری خواہش ہے کہ تیسری منزل سے کود کر دیکھوں۔" کڑے تیوروں سے وہ باور کرواتی کمرے میں گھس گئی اور کھٹاک سے دروازہ بند کر لیا۔

صفیہ بیگم بے بسی کے عالم میں سر پیٹ کر رہ گئیں۔ اللہ نے ایک ہی بیٹی دی تھی انہیں جو گیارہ کے برابر تھی۔ اتنی ضدی اور بدتمیز تھی کہ ان کا لحاظ بھی نہیں کرتی تھی۔ وہ ہمہ وقت یہی سوچ سوچ کر ہلکان ہوتیں کہ یہ سسرال میں کیا کرے گی۔ ماں تو پھر بیٹیوں کے یہ ناز اٹھا لیتی ہے اور غلطیوں پر معاف بھی کر دیتی ہے مگر سسرال والے تو بہوؤں کی ذرا سی بات بھی کبھی برداشت نہیں کرتے۔

Posted On Kitab Nagri

☆☆☆☆☆

آج انیس سال گزرنے کے بعد بھی وہ بالکل ویسی ہی تھی جیسی کہ بچپن میں پائی جاتی تھی۔ آج بھی اگر صفیہ بیگم اسے آئسکریم کھانے سے منع کرتیں تو وہ منہ پھلا کر بیٹھ جاتی تھی۔ اب بھی اگر وہ بازار سے اس کے لیے چاکلیٹ لانا بھول جاتیں تو وہ پورا گھر سر پر اٹھا لیتی تھی۔ اب بھی اگر ٹی وی پر ڈورے مان لگے ہوتے اور اس دوران وہ اسے کسی کام کے لیے بلاتیں تو وہ اپنی جگہ سے ایک انچ نہیں ہلتی تھی۔ کچن سے اس کا دور دور تک کوئی واسطہ نہیں تھا، تاہم وہ کچن میں اسی وقت گھستی جب اسے نوڈلز کھانے ہوتے۔ بس یہی ایک ڈش وہ اپنے ہاتھ سے بنا کر کھایا کرتی تھی۔

اتوار والے دن وہ محلے کے بچوں کو اکٹھا کر کے چھت پر کرکٹ کھیلتی۔ کیبل پر بھی وہ کرکٹ اور کارٹونز کے علاوہ کچھ نہیں دیکھتی تھی۔ بہن بھائی کوئی نہیں تھا تو اس نے سورج اور چاند سے دوستی گانٹھ لی تھی۔ انہی سے ہر وقت باتیں کرتی اور دل کا حال سناتی تھی۔ بس اپنی مستی میں مست رہنے والی وہ شوخ و چنچل سی لڑکی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

صفیہ بیگم کو اب یہی تشویش لاحق رہتی کہ نجانے یہ لڑکی سسرال میں کیسے رہے گی؟ یہی بات انہوں نے بارہا اسے سمجھائی بھی تھی مگر وہ ہمیشہ یہی کہہ کر ٹال دیتی کہ ہو سکتا ہے سسرال جانا ہی نہ پڑے۔www.kitabnagri.com

"اللہ نہ کرے بازغہ! کیوں ایسی باتیں کرتی ہو؟" صفیہ بیگم دل پر ہاتھ رکھے اس کی ان الٹی سیدھی باتوں پر محض اسے آنکھیں دکھا کر رہ جاتیں جب کہ وہ ہنس ہنس کر دہری ہو جاتی تھی۔ شاید ان کے پریشان ہونے پر یا پھر اپنی ہی بات پر۔ اسے سسرال جانے سے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ مسئلہ اسے شادی سے تھا۔ وہ تاحیات کنواری رہنا چاہتی تھی کیوں کہ عورت کے رحم سے پل کر نکلنے والے مردوں سے اسے بے تحاشا نفرت تھی۔ اس کے نزدیک کائنات کی ہر شے حسین تھی، سوائے مردوں کے!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆

وہ دوسری لڑکیوں کی طرح بالکل نہیں تھی۔ سجنا اور سنورنا جیسے لفظوں سے گویا آگاہ ہی نہ تھی۔ اس کی زندگی انتہائی سادہ مگر پرکشش تھی۔ وہ کتابوں میں رہنے والی ایک خیالی لڑکی تھی۔ اس کی اپنی ایک دنیا تھی جو بہت خوب صورت تھی۔ اس نے تخیل کا

Posted On Kitab Nagri

ایک اندیکھا خول اپنی ذات پر اس قدر مضبوطی سے چڑھا رکھا تھا کہ کوئی بھی اسے چٹخا نہیں سکتا تھا۔ www.kitabnagri.com

تعلیم کے میدان میں اس نے ہمیشہ کامیابیوں کے جھنڈے گاڑے تھے۔ تمام اساتذہ کرام اس کی تعریفوں میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے تھے۔ وہ ہر دلعزیز تھی۔ جو بھی اس کا تعلیمی ریکارڈ دیکھتا عش عش کر اٹھتا تھا۔ صفیہ بیگم بھی اس کی کارکردگی سے مطمئن تھیں۔

ہر وہ کام اس کے لیے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا جس کے بارے میں اس کی ہم عمر لڑکیاں شاید خواب میں بھی نہیں سوچ سکتی تھیں۔ غیر نصابی سرگرمیوں اور دیگر مقابلوں میں وہ ہمیشہ جیت جاتی تھی۔ شاید وہ جیتنے کے لیے ہی پیدا ہوئی تھی۔ چولہا سنبھالنے کے علاوہ وہ دنیا کے ہر فعل سے واقف تھی۔ پہلی ہی کوشش میں کیا گیا کام اس قدر پسند کیا جاتا تھا کہ وہ خود حیران رہ جاتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

ہر جگہ اس کے چرچے ہوتے اور ہر جگہ اس کی مثالیں پیش کی جاتی تھیں۔کچھ لوگ اس کی ذہانت پر انگلیاں دانتوں میں داب لیتے تو کچھ اس کی کامیابیوں پر پیچ و تاب کھا کر رہ جاتے تھے۔ www.kitabnagri.com

تاہم یہ تعلیم بھی اسے مردوں کی اہمیت سکھانے سے قاصر رہی تھی۔وہ مرد کے وجود سے سختی سے انکاری تھی۔اس کے مطابق مرد وہ ناگ تھا جس کا زہر عورت کو زیادہ دیر زندہ نہیں رکھ سکتا تھا۔علم کی روشن کرنیں اس میں یہ شعور بیدار کرنے میں ناکام تھیں کہ مرد ہی عورت کا اصل رکھوالا ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

اب اس کی یونیورسٹی کا دور شروع ہو چکا تھا اور وہ سدا کی ذہین لڑکی ہمہ وقت کتابوں میں سر دیے پائی جاتی تھی۔اس نے جانا کہ اصل تعلیم تو یہی تھی، پچھلے بارہ سال تو جیسے اس نے مکھیاں مارتے گزارے تھے۔

"امی! یونیورسٹی کی پڑھائی بہت مشکل ہے۔" یونہی بیٹھے بیٹھے اس نے ایک دن صفیہ بیگم سے کہا۔ www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"تو پھر چھوڑ دو نا! کچن سنبھالو۔ ویسے بھی سسرال میں ڈگریاں کام نہیں آنی۔" انہوں نے آلو کے چھلکے اتارتے ہوئے کہا۔

"افففف۔۔۔! سسرال!" وہ جھنجھلا گئی۔ ان کی ہر بات اسی لفظ پر ہی ختم ہوتی تھی۔

"نہیں! مجھے پڑھنا ہے۔" اس نے فوراً سے فیصلہ کیا کہ کچن سنبھالنا پڑھائی کرنے سے زیادہ مشکل تھا۔ صفیہ بیگم محض مسکرا کر رہ گئیں۔

ان کے خاندان میں دور دور تک لڑکیوں کا تعلیم حاصل کرنے کا رواج نہیں تھا۔ البتہ بازغہ کو وہ پڑھا رہی تھیں کہ یہ جدید دور کی اہم ضرورت تھی اور پھر برادری میں اس کا کہیں جوڑ بھی تو نہیں تھا۔ غیر نجانے کیسے ہوں؟ کس معیار و حیثیت کے حامل ہوں؟ بس یہاں آ کر وہ ڈر جاتیں اور اس کے اچھے نصیب کی دعائیں مانگتیں۔

بازغہ ان کی اکلوتی بیٹی تھی جسے انہوں نے شوہر کے چھوڑ جانے کے بعد تنہا ہی پالا تھا۔ ان کے شوہر نے شادی کے دو سال بعد ہی بے وفائی کا علم بلند کرتے ہوئے سوتن ان کے سر پر لا بٹھائی تھی جو بیٹا پیدا ہوتے ہی شوہر سمیت یہاں سے کوچ کر گئی۔ صفیہ بیگم

Posted On Kitab Nagri

نے شوہر نامدار کی خوب منتیں کیں، پاؤں پکڑے، بیٹی اور اس کے پیدا کرنے والے کے واسطے دیے مگر جانے والے کہاں رکتے ہیں۔ سو وہ بھی نہیں رکا تھا۔

جب وہ بے آسرا ہوئیں تو ان کے جیٹھ نے سر پر ہاتھ رکھا۔ البتہ وہ ان کے خوب صورت بدن پر نگاہ رکھ کر مالی طور ان کی بہت مدد کرتے تھے۔ انہوں نے بھابھی اور بھتیجی کی ذمے داری کا بیڑا اٹھالیا تھا۔ بازغہ کی تعلیم کا خرچ بھی انہی کے ذمے تھا۔ ان کی اپنی کوئی اولاد نہیں تھی تو انہوں نے بازغہ ہی کو اپنی بیٹی بنالیا تھا۔ وہ بازغہ سے محبت جتاتے اور باتوں باتوں میں اس کے ٹماٹر جیسے گال ضرور کھینچتے۔

شروع میں بازغہ ان سے کافی متاثر تھی۔ اکثر ان کا انتظار بھی کرتی مگر دھیرے دھیرے یہ انتظار ختم ہونے لگا اور پھر وہ ان سے زیادہ ملنا جلنا پسند نہیں کرتی تھی کیوں کہ وہ انہیں کئی بار اپنی ماں سے الجھتا دیکھ چکی تھی۔ نجانے انہوں نے ایسا کیا کہا تھا کہ صفیہ بیگم انہیں گھر میں گھسنے نہیں دیتی تھیں، ان کی نرم و میٹھی باتوں کے جواب میں صفیہ بیگم کا لہجہ بڑا ہی بے رحم اور گستاخانہ ہوتا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بازغہ کئی بار آتے جاتے انہیں غیر محرم عورتوں کے ساتھ گھومتا پھرتا دیکھ چکی تھی۔

ایک مرتبہ اس نے تایا جان کو اپنی کلاس فیلو کے گھر بھی دیکھا جہاں وہ اس کی مما کے ساتھ بڑے ہی بے تکلف سے بیٹھے ٹائم پاس کر رہے تھے لیکن بازغہ کو دیکھ کر کھسیانے ہو گئے۔اسی لیے وہ ان سے چڑنے لگی تھی۔ www.kitabnagri.com

اسکول کی پڑھائی تو جیسے تیسے گزر گئی تھی مگر کالج اور یونیورسٹی میں وہ اسکالرشپ پر پڑھ رہی تھی۔اسے اپنے ناپسندیدہ تایا سے بھیک لینا اچھا نہیں لگتا تھا۔لہذا وہ تمام مردوں سے نفرت کرنے لگی تھی۔اسے لگتا تھا کہ دنیا کے تمام مرد ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے اس کا باپ تھا اور جیسے اس کا تایا تھا۔

صفیہ بیگم اکثر اسے سمجھاتیں کہ وہ مردوں کا بیر دل میں نہ پالے مگر وہ ان کی کہاں سنتی تھی۔وہ تو صرف وہی کرتی تھی جو اس کا دل کہتا تھا۔اس کے نزدیک دنیا کا ہر مرد بے وفا تھا۔عورتوں کے ساتھ کھیلنے اور انہیں دھوکا دینے والا ماہر کھلاڑی !

☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

وہ ریاضی میں ماسٹرز کر رہی تھی اور یہ اس کا پہلا سمسٹر تھا۔ وہ جی جان سے محنت کر رہی تھی کیوں کہ ہر بار کی طرح اس بار بھی وہ ٹاپ کرنا چاہتی تھی۔ فائنلز زیادہ دور نہیں تھے، اس لیے تمام فضولیات و دیگر مصروفیات ترک کر کے اس نے صرف پڑھائی میں ہی سر گھسا لیا تھا۔ www.kitabnagri.com

اک روز وہ لائبریری میں بیٹھی نوٹس بنا رہی تھی جب اس کے موبائل پر انجان نمبر سے فون آیا۔ وہ عموماً انجان نمبر سے آنے والے فون بغیر سنے بلاک لسٹ میں ڈال دیتی تھی۔ اس کے نزدیک یہ کام انتہائی فضول تھا کہ وہ دو منٹ فون پر کسی غیر شخص سے بات کر کے اپنے لیے دردِ سر مول لے۔ اس کی تمام کزنز کے ساتھ یہ ہو چکا تھا کہ جب بھی انہوں نے رانگ کال موصول کی تو دوسری طرف ایک قطعی اجنبی شخص ان کی جان کے لیے وبال بن گیا۔

www.kitabnagri.com

یہ کوئی بھی نمبر ملا کر فون کرنے والے مرد انتہائی غیر اخلاقی حرکتیں کرتے ہیں اور زمان و مکاں سے بے نیاز رات کے تین بجے بھی فون کھڑکانے سے باز نہیں آتے۔ انہیں صرف دوستی کرنی ہوتی ہے اور حیرت کی بات یہ ہے کہ ایسے لوگوں میں زیادہ تر

Posted On Kitab Nagri

تعداد شادی شدہ مردوں کی ہوتی ہے۔ انہیں ہر "ہیلو! جی کون؟" کہنے والی لڑکیوں کی آواز زیادہ پسند ہوتی ہے۔ ایسے مرد تب تک جان نہیں چھوڑتے جب تک انہیں بلاک لسٹ میں نہ ڈال دیا جائے اور کچھ کو تو ایسے بھی چین نہیں آتا تو وہ یہ نمبر صدقۂ جاریہ کی طرح آگے سے آگے بھیجتے رہتے ہیں۔ اپنے تمام دوستوں اور آوارہ لڑکوں میں پھیلا دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ بیچاری لڑکی کو سم کارڈ بدلنا پڑتا ہے۔

اس جھنجھٹ میں پڑنے اور فضول بکھیڑوں سے نمٹنے کے لیے اس کے پاس اتنا وقت نہیں تھا اس لیے وہ کوئی بھی انجان نمبر دیکھ کر ایسے بے نیاز ہو جاتی جیسے فون آیا ہی نہ ہو۔ ابھی بھی مسلسل گھنٹی بج رہی تھی مگر وہ لاپروا بنی نوٹس پر جھکی رہی۔ جب برداشت کی حد ختم ہوئی تو اس نے نمبر بلاک کر دیا۔

" کاش موبائل میں "بلاک" کی بجائے "ہلاک" کا آپشن ہوتا۔" اس نے تپ کر سوچا۔

Posted On Kitab Nagri

وہ آج کل آن لائن بھی نہیں ہوتی تھی۔ موبائل بھی زیادہ تر سائلنٹ موڈ پر ہوتا تھا۔ لہذا اس نے پھر سے سائلنٹ کا بٹن دبا کر موبائل کی ٹرٹر چلتی زبان کھینچ لی اور اب وہ ساکت سا میز پر پڑا تھا۔

امتحانات کے دوران بھی اسے موبائل کی طرف سے نوٹس ملتا رہا تھا کہ یہ نمبر آپ کو کال کر رہا ہے۔ سمسٹر ختم ہونے پر اسے ایک ہفتے کی چھٹی تھی اور اس دوران اس نے موبائل کو استعمال میں لا کر پچھلی ساری کسر پوری کر دی تھی۔

" آپ زندہ ہیں؟ (حیرتوں میں گھرا ایموجی)" واٹس ایپ پر اسے ایسے پیغامات موصول ہوتے رہے اور وہ ہنس ہنس کر سب دوستوں کو جواب دے کر گویا اپنے زندہ ہونے کا ثبوت پیش کرتی رہی۔

ساتھ ساتھ موبائل کا منیجر اسے یہ باور کرواتا رہا تھا کہ یہ نمبر بلاک ہونے کے بعد بھی آپ کو فون کرنے کی جرأت کر رہا ہے۔ تنگ آ کر اس نے وہ نمبر بلاک لسٹ سے نکال دیا۔ بس پھر کیا تھا اسے دوبارہ کال آنے لگی۔

Posted On Kitab Nagri

اب کی بار اس نے قدرے غصے سے فون اٹھایا تھا کہ انتہائی کوئی ڈھیٹ بندہ تھا جسے سارا دن شاید فون کرنے کے علاوہ کوئی کام نہیں ہوتا تھا۔

☆☆☆☆☆

"صد شکر کہ تم نے فون اٹھایا ورنہ میرا خیال تھا کہ تمہارا دماغ اتنا خراب ہے کہ تم دوبارہ میرا نمبر بلاک کر دو گے۔"

ایک گھمبیر مردانہ آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ اس کے بولنے سے پہلے ہی کوئی بغیر رکے بولے گیا تھا۔ وہ سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ یہ کون ہو سکتا تھا کیوں کہ بات کرنے کے انداز سے لگ رہا تھا کہ کوئی بہت قریبی تھا۔ اس نے سوچا شاید اس کے دور پرے کے کزنز میں سے کوئی ہو گا۔ لیکن پھر اتنی بے تکلفی۔۔۔؟ حالاں کہ اس نے کبھی کسی مرد سے اتنا خوشگوار تعلق نہیں جوڑا تھا۔ انہی سوچوں میں غلطاں تھی کہ وہ پھر سے بول اٹھا۔

"اور اگر تم ایسا کرتے تو میں بھی تمہیں نہ فون کرتا اور نہ تم سے بات کرتا، بے وفا لڑکے!"

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آواز ایسی تھی کہ کوئی بھی سنے تو سب کچھ بھول جائے۔ خیر وہ جو کوئی بھی تھا کسی لڑکے سے مخاطب تھا یعنی اسے ضرور غلط فہمی ہوئی تھی۔ اس لیے اس نے خود کو آواز کے سحر سے نکالتے ہوئے ناگواری سے فون بند کر دیا۔

زنیرہ (بازغہ کی کزن) اکثر کہتی تھی کہ لڑکے یونہی انجان بن کر بات کرتے ہیں اور پھر لڑکیوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر لگ جاتے ہیں۔ یہی سوچ کر اس نے بنا کچھ بولے کال کاٹ دی تھی۔ موبائل ایک بار پھر بجنے لگا۔

"اففففف۔۔۔۔!" جھنجھلا کر اس نے موبائل کان سے لگایا۔

"کیا مصیبت ہے؟" وہ غرائی۔ وہ ایسی ہی تھی، غصے میں لہجے سے ہی چیر دینے والی۔ لیکن اس طرف اثر کسے ہوا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یار! یہ لڑکیوں والی آواز نکالنا بند کرو۔" وہ اکتا گیا۔ جب کہ بازغہ نے حیرت سے فون کو دیکھا۔

کیا وہ پاگل تو نہیں تھا؟ لیکن کیا پاگل لوگ اتنا پیارا بولتے ہیں؟ کیا ان کی آواز میں جادو ہوتا ہے؟

Posted On Kitab Nagri

"مجھے کب تک معاف کرو گے؟ میں زیادہ کسی کی منتیں نہیں کرتا، یہ میرے مزاج کے خلاف ہے۔" وہ بہت سنجیدگی سے کہنے لگا۔

البتہ وہ خود کو یکسر بھلائے اس کی آواز میں غرق ہو چکی تھی۔

اس غیرتِ ناہید کی ہر تان ہے دیپک

شعلہ سا لپک جائے ہے آواز تو دیکھو

"اب کچھ بولو بھی۔" دوسری طرف کے غیر معمولی سناٹے کو محسوس کرتے ہوئے اس نے اصرار کیا۔

"ہیلو!" کال چل رہی تھی مگر کوئی بول نہیں رہا تھا۔ وہ ہیلو ہیلو کرتا رہ گیا۔

"آپ کون بات کر رہے ہیں؟" وہ تھک کر خاموش ہوا تو اس کے لب ہلے۔

"آئم سوری! آپ کون؟" اس کی پریشان کن آواز ابھری۔

"میں بازغہ بات کر رہی ہوں اور آپ؟" جاننا ضروری تھا کہ جادوگر کا نام کیا تھا۔

"میں حاشر ہوں، آپ سعد کی سسٹر ہیں؟" وہ اچنبھے سے پوچھ بیٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

"جی نہیں! میرا کوئی بھائی نہیں ہے اور نہ ہی میں کسی سعد نامی لڑکے سے واقف ہوں۔ "

" آئم سو سوری! دراصل مجھے سعد کا یہی نمبر دیا گیا تھا یا شاید مجھ سے ڈائل کرنے میں کوئی غلطی ہو گئی ہے۔ یہ نمبر کافی دن سے میرے موبائل میں سیو تھا۔ میں نے آپ کو اتنے دن تنگ کیا اور آپ کا قیمتی وقت برباد کیا، اس کے لیے معافی چاہتا ہوں، اللہ حافظ " !

فون بند ہو گیا تو اس نے بھی موبائل ایک طرف رکھ دیا۔

☆☆☆☆☆

زنیرہ تو کہتی تھی کہ لڑکے ہاتھ دھو کر پیچھے پڑ جاتے ہیں مگر وہ تو ایسا گم ہوا تھا کہ دور دور تک کوئی سراغ نہیں ملا تھا۔ اسے اکثر وہ آواز یاد آتی تو وہ اسے سننے کے لیے بے چین ہو جایا کرتی تھی۔ تنہائی میں اسے سوچتے ہوئے وہ خود کو ڈانٹ بھی دیتی کہ آخر کن چکروں میں پڑ گئی تھی۔ کبھی اس کی باتیں یاد کر کے ہنستی تھی تو کبھی ہنستے ہنستے آنکھوں میں آنسو آجاتے۔ اس نے ایک صفحے پر فون کال پر ہونے والا مکالمہ لکھ لیا تھا۔ بعض اوقات

Posted On Kitab Nagri

اسے دہراتے ہوئے وہ گھبرا کر ادھر ادھر دیکھتی تھی کہ کوئی دیکھ تو نہیں رہا، کوئی سن تو نہیں رہا؟

وہ کھوئی کھوئی سی رہنے لگی تھی۔ کبھی خود سے باتیں کرتی تو کبھی دیواروں سے۔ وہ نمبر اس نے اپنے موبائل میں محفوظ کر لیا تھا۔ روز اسے نکال کر دیکھتی تھی مگر نہ ڈیلیٹ کرنے کی ہمت ہوتی تھی اور نہ ہی کال کرنے کی۔

صبح شام یہ سوچیں اسے گھیرے رکھتی تھیں اور وہ ہر آواز، ہر آہٹ پر چونک جاتی تھی۔ روز بروز وہ ایک انجانی دلدل میں پھنستی جارہی تھی۔ سر جھٹکتی، خود کو کوستی مگر یہ یادیں کسی طور اس کا پیچھا نہیں چھوڑتی تھیں۔ اب اس کی یونیورسٹی کی تمام دوستیں اسے یہ کہتیں کہ اسے کسی سے "محبت" ہو گئی ہے۔ مگر وہ اپنی حالت پر غور کرنے کی بجائے انہیں جھڑک دیتی تھی۔ اسے محبت کیسے ہو سکتی تھی؟ وہ تو مردوں سے چڑتی تھی نا۔

مرد اسے پسند نہیں تھے۔ کیوں پسند نہیں تھے وہ یہ کسی کو نہیں بتاتی تھی۔ سب لڑکیاں اسے سمجھاتیں کہ اللہ کی بنائی ہوئی ہر مخلوق اچھی ہوتی ہے جیسے کہ مرد اور وہ کہتی کہ

Posted On Kitab Nagri

ہاں یہ ضروری تو نہیں کہ اللہ کی پیدا کردہ ہر مخلوق انسان کو پسند آئے اور لڑکیوں کے لیے تو ویسے بھی بہت سی مخلوقات کو برداشت کرنا سوہانِ روح ہوتا ہے۔

اب گھر میں لال بیگ کہیں سے اڑ کر آگیا تو لڑکیاں اودھم مچا کر پورا گھر سر پر اٹھا لیتی ہیں اور وہ بے چارا دم دبا کر بھاگ جانے میں ہی عافیت سمجھتا ہے۔ چھپکلی کسی کونے کھدرے سے باہر نکلی تو گویا اس کی شامت آگئی۔ چیخ چیخ کر اسے بھی ڈرا دیا جاتا ہے۔

اگر لڑکیوں کے بس میں ہوتا تو ایسے کئی کیڑے مکوڑوں کو ناپید کر دیتیں۔ تاہم بازغہ کسی چیز سے نہیں ڈرتی تھی۔ اس کے لیے پوری کائنات میں قابلِ نفرت صرف مرد تھے اور اسے ڈر بھی انہی سے لگتا تھا۔ البتہ وہ ان کی طرف نگاہ ڈالنا بھی پسند نہیں کرتی تھی۔ اس کے نزدیک تمام مرد شکاری تھے جو ہمہ وقت لڑکیوں کا شکار کرنے کے لیے تیار رہتے تھے۔ لڑکوں سے محبت کرنے والی لڑکیوں کو وہ پاگل کہا کرتی تھی۔ اس کے نزدیک مرد اس قابل کہاں تھے کہ ان سے محبت کی جاتی۔

Posted On Kitab Nagri

اب اس کی تمام سوچیں اور خیالات اس پر الٹے پڑ رہے تھے کیوں کہ اسے واقعتاً ایک مرد سے محبت ہو چکی تھی اور مرد بھی وہ جسے اس نے دیکھا تک نہیں تھا۔ ثابت ہوا کہ محبت چہرہ دیکھ کر نہیں ہوتی۔

☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

وہ کب سے موبائل کی اسکرین کو گھور رہی تھی جہاں اس جادوگر کا نمبر جلی حروف میں لکھا ہوا تھا۔اس کی پوری کانٹیکٹ لسٹ میں یہ پہلا نمبر تھا جس پر کال کرنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔اس نے بارہا کال کا بٹن دبانا چاہا مگر انگلیاں اس بٹن تک پہنچنے سے پہلے ہی ہوا میں معلق ہو گئیں اور پھر جیسے کرنٹ کھا کر ہاتھ پیچھے کو ہولیا تھا۔

دل دھڑکا جارہا تھااور وہ پسینہ پسینہ ہو گئی۔ایک گھنٹے کے بعد اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ وہ اسے فون کرنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی۔اسٹیج پر کھڑے ہو کر ہزاروں لوگوں کے سامنے بلا جھجک تقریر کرنے والی اس لڑکی کا سارا کانفیڈینس اس وقت جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

وہ تن تنہا باغ میں بیٹھی سوچوں میں گم گھاس توڑ رہی تھی۔ تبھی اس کی کلاس فیلو اور بہت اچھی دوست لائبہ اس کے پاس آکر بیٹھ گئی مگر وہ سوچوں میں غلطاں اس کی موجودگی کو محسوس کرنے سے قاصر رہی۔

"کون ہے وہ؟" لائبہ نے یکلخت ہی سوال اٹھایا تو وہ چونکی۔

"کیا کہا؟"

"کون۔۔۔ہے۔۔۔وہ؟" ایک ایک لفظ خوب چبا کر اس نے اپنا سوال دہرایا تھا۔

"کک۔۔۔کون؟" وہ نظریں چرانے لگی۔

"وہی جس نے تمہارا دل، دماغ، دھیان سب کچھ چرا لیا ہے۔" وہ معنی خیزی سے بولی تو بازغہ کا رنگ اڑ گیا۔

"کیا اس کے چہرے پر یہ سب لکھا ہوا تھا؟" اس نے تھوک نگلتے ہوئے سوچا۔

"تمہیں غ۔۔۔غلط فہمی ہوئی ہے، ایسا کچھ نہیں۔" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے سے گریز کر رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"کس کس کو یہ صفائی دیتی پھرو گی؟ پتا ہے آج کل کلاس میں تمہاری ذات پر تبصرے کیے جاتے ہیں، چہ مگوئیاں ہو رہی ہیں کہ وہ ہنس مکھ سی چنچل و شوخ بازغہ کہاں کھو گئی؟ تمہارا رویہ ناقابلِ یقین حد تک تبدیل ہو گیا ہے اور یہ بات پروفیسرز بھی نوٹ کر رہے ہیں۔" اس نے پریشانی سے کہا تو وہ یکدم ہی سیدھی ہو بیٹھی۔

کیا واقعی اس میں اس حد تک تبدیلی آگئی تھی؟ ہاں واقعی! وہ تو سب کو نظر انداز کر کے صرف اسی اجنبی شخص کی ہو کر رہ گئی تھی لیکن باقی سب کی نظریں تو اسی پر جمی تھیں نا۔

"انہوں نے تم سے کچھ کہا؟" وہ ہراساں ہو کر پوچھنے لگی۔

"کل پروفیسر قمر پوچھ رہے تھے کہ کیا تمہاری طبیعت خراب ہے؟"

بازغہ پریشان ہو گئی۔ اس کے اچانک خاموش ہو جانے کی وجہ اس شخص کی آواز تھی۔ اس کے لہجے کا سحر اور لفظوں کا طلسم اس کے دل میں اتر کر قبضہ جما چکا تھا اور اب وہ انسان اس کے دل سے ابھر کر آنکھوں میں امڈ آیا تھا اسی لیے سب اسے دیکھنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

"میں کچھ دن کی چھٹی لے لیتی ہوں ہیڈ سے۔" ہتھیلی کی پشت سے ماتھے پر آئی ننھی بوندوں کو صاف کرتے ہوئے اس نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"کوئی فائدہ نہیں ہو گا، تم پہلے سے بھی زیادہ کھوئی کھوئی رہنے لگو گی۔"

"تم یہ کیا بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو، ضرور وہم کی بیماری لگ گئی ہے تمہیں۔" وہ الٹا اسی پر چڑھ دوڑی۔

"اب اگر تم نہیں مان رہی تو میں کیا کر سکتی ہوں۔ میں تو بس یہ چاہتی ہوں کہ تمہاری ریپوٹیشن کو نقصان نہ پہنچے۔ ان چکروں میں پڑ کر تم اپنا تعلیمی ریکارڈ خراب نہ کر بیٹھو۔ باقی تم مجھ سے زیادہ سمجھ دار ہو۔ آئی ہوپ! جو کرو گی، بہتر ہی کرو گی۔" لائبہ نے دھیمے لہجے میں مفاہمت بھرے انداز سے اسے سمجھایا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.kitabnagri.com

"ناراض ہو کر جا رہی ہو؟"

"نہیں، میں تم سے ناراض نہیں ہوں مگر شاید ہماری دوستی اب پہلے جیسی نہیں رہی۔ درمیان میں کوئی اور آگیا ہے۔" وہ سنجیدگی سے کہہ کر جانے لگی تو بازغہ نے جھٹ سے اس کی کلائی تھام لی۔

Posted On Kitab Nagri

"بیٹھ جاؤ پلیز!" وہ بھی تو یہی سننا چاہتی تھی، جھٹ سے بیٹھ گئی۔

"دراصل میں اسے بھلانے کی کوشش کر رہی ہوں مگر وہ میرے ذہن سے چپک کر رہ گیا ہے، اترتا ہی نہیں۔" وہ بے بسی سے گویا ہوئی تو آواز بھرا گئی۔

"کون؟" وہ الجھی۔

"میں نہیں جانتی۔" وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رو دی۔

"بازغہ۔۔۔!" وہ ناراض ہوئی اور اس کے ہاتھ چہرے سے الگ کر کے اسے اپنے سینے میں چھپا لیا۔

"میں واقعی اسے نہیں جانتی۔ کون ہے؟ کہاں رہتا ہے؟ کچھ نہیں معلوم۔" کچھ پل رونے کے بعد اس نے آنسو پونچھ کر سنبھلتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے بھلا؟ اچھا یہ بتاؤ کہاں دیکھا تم نے اسے؟"

"میں نے اسے نہیں دیکھا۔" گلوگیر لہجہ۔

"تو پھر؟" وہ مزید الجھ گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"فون پر بات ہوئی تھی اس سے، رانگ نمبر سے کال آئی تھی۔" آخر کار اس نے بتا ہی دیا۔

"اوہو۔۔! سوئیٹ ہارٹ یہ فون پر بات کرنے والے مرد مخلص نہیں ہوتے۔ یہ کن راہوں پر چل پڑی تم؟ کم از کم تم جیسی اچھی خاصی عقل مند لڑکی سے میں یہ امید نہیں رکھتی۔" لائبہ کا سر پیٹ لینے کو جی چاہا۔

"وہ ایسا ویسا نہیں تھا۔" اسے برا لگا۔

"اچھا! تو اب تم اس پر اعتبار بھی کرنے لگی ہو۔" وہ تڑخ کر بولی۔

"کرنا پڑتا ہے۔" نرم انداز۔

"یہ بتاؤ کہ کتنی بار بات ہوئی فون پر؟"

"صرف ایک دفعہ!" اس اطلاع پر وہ بے ہوش ہوتے ہوتے بچی۔

"یہ کون سی الف لیلیٰ سنا رہی ہو مجھے؟"

"تمہیں یقین نہیں ہوتا تو نہ کرو۔" بازغہ کو غصہ آ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"صرف ایک ہی بار بات کرنے سے تمہاری ایسی حالت ہو گئی، میرے لیے تو یہ کافی حیرت انگیز ہے۔"اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔وہ گھاس توڑنے میں مصروف رہی۔

"اچھا۔۔۔!نام کیا ہے اس کا؟"

"حاشر"!

اس کے بعد فون پر ہونے والا سارا مکالمہ اس نے لفظ بہ لفظ اسے کہہ سنایا۔اس بات کو دوماہ گزر گئے تھے مگر وہ اسے ایسے بتا رہی تھی جیسے ابھی کل کی بات ہو۔لائبہ نے اسے تسلی دی اور اسے بھول جانے کی ہدایت کرتے ہوئے اپنے ساتھ لے آئی۔

لائبہ نے اس کا دل کافی حد تک بہلا رکھا تھا۔وہ جتنی دیر یونیورسٹی میں رہتی بازغہ کو اس اجنبی کو سوچنے سے باز رکھتی،اسے مختلف کاموں اور سرگرمیوں میں الجھائے رکھتی۔

بازغہ اب پہلے کی طرح سب کے ساتھ ہنستی مسکراتی تھی،البتہ اس کے چہرے پر ایک عجیب سی ویرانی آن بسی تھی جسے ہر کوئی محسوس کر سکتا تھا۔

صفیہ بیگم بھی اکثر اس سے پوچھتیں مگر وہ "کچھ نہیں ہے" کہہ کر ٹال دیتی تھی۔

☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

اس روز لائبہ طبیعت خرابی کے باعث چھٹی پر تھی۔ بازغہ تمام لیکچرز لینے کے بعد فارغ وقت میں گراؤنڈ میں آ بیٹھی تھی۔ اپنے محبوب مشغلے یعنی گھاس توڑنے میں مگن وہ اسی اجنبی شخص کو سوچے جا رہی تھی جس کی آواز نے اسے دیوانہ بنا رکھا تھا۔

لاشعوری طور پر وہ موبائل میں اس کا نمبر نکال کر دیکھنے لگی۔ یکایک اس کے ذہن میں جھماکا ہوا اور وہ خوشی سے جھوم اٹھی۔ اس نے اپنا موبائل بیگ میں چھپا لیا اور کچھ دور گھاس پر بیٹھی ایک لڑکی کی طرف لپکی۔

"ایکسکیوز می!" اس نے اس لڑکی کو مخاطب کیا۔

"یس۔۔۔؟" اس نے چونک کر سر اٹھایا اور مسکرا دی۔

"مجھے ایک ضروری کال کرنی ہے، کیا میں آپ کا موبائل یوز کر سکتی ہوں؟" چہرے پر آتی شوخیاں چھپاتے ہوئے اس نے اپنا مدعا بیان کیا۔

"شیور۔۔!" لڑکی نے ہاتھ میں پکڑا موبائل اسے تھما دیا۔

Posted On Kitab Nagri

بازغہ کو ٹھنڈے پسینے آنے لگے۔ کچھ دور جاکر اس نے موبائل پر وہ نمبر پریس کیا جواب تک اسے حفظ ہو چکا تھا۔ دھڑکتے دل کے ساتھ موبائل کان سے لگایا۔ دو سیکنڈز کے اندر کال ریسیو کر لی گئی۔

"ہیلو۔۔۔!" اس آواز نے اس کی دھڑکنوں کا شور بڑھا دیا۔

"ہیلو۔۔۔! جی کون؟" سنجیدگی سے پوچھا گیا تھا۔

صبر پر دل کو آمادہ تو کیا ہے لیکن

ہوش اڑ جاتے ہیں اب بھی تیری آواز کے ساتھ

وہ آنکھیں بند کیے یہ آواز اپنے اندر اتار رہی تھی۔ پلکیں نم ہو رہی تھیں اور دل بے ایمان ہوتا جا رہا تھا۔ تاہم اس نے لبوں کو سختی سے بھینچ رکھا تھا۔

فون بند ہو چکا تھا سو اس نے جلدی سے جا کر اس لڑکی کو موبائل واپس دے دیا۔ البتہ وہ نمبر ڈیلیٹ کرنا نہیں بھولی تھی۔

☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

یہ اس کا معمول بن چکا تھا۔لائبہ سے نظریں بچا کر وہ روزانہ کسی لڑکی سے موبائل لے کر اسے فون کرتی اور بنا کچھ بولے صرف اس کی آواز سنتی رہتی تھی۔

وہ لڑکا جھنجھلا اٹھتا تھا۔حتیٰ کہ غصہ بھی کرتا اور اسے کھری کھری سناتا مگر وہ برا منائے بنا ، آواز پیدا کیے بغیر بس ہنستی رہتی تھی۔

"بات نہیں کرنی تو فون کیوں کرتے ہیں؟" اکثر یہ جملہ آخری ثابت ہوتا اور فون کھٹاک سے بند ہو جاتا تھا۔

آج بھی وہ ایک طرف کھڑی اسے فون کر رہی تھی مگر۔۔۔شاید آج اس لڑکے نے بھی نہ بولنے کی قسم اٹھالی تھی۔بائیس سیکنڈز گزر گئے تھے مگر وہ نہیں بول رہا تھا۔

اسے بے چینی ہو رہی تھی، دل گھبرا رہا تھا۔آنکھیں بھیگ رہی تھیں۔سانسیں اتھل پتھل ہو رہی تھیں مگر اگلے پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔وہ اجنبی شخص جس کا نام حاشر تھا،کتاب ایک طرف رکھے محویت سے موبائل کان سے ٹکائے اس کی بے تاب سانسوں کی گرماہٹ کو محسوس کر رہا تھا۔اس کے لب بھینچے ہوئے اور چہرہ پر سکون تھا۔

شاید وہ جان گیا تھا کہ روز اسے مختلف نمبرز سے کوئی لڑکی ہی فون کرتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

اس کے برعکس بازغہ کی حالت غیر ہو گئی تھی۔ تین منٹ ہو گئے تھے، کال چل رہی تھی مگر دونوں میں سے کوئی ایک بھی نہیں بولا تھا۔ آج پہلی بار کال بازغہ نے کاٹی تھی۔

اس کے بعد کئی دن تک وہ اسے فون کرنے کی ہمت نہیں کر سکی تھی۔

☆☆☆☆☆

آواز کے ہمراہ سراپا بھی تو دیکھوں

اے جانِ سخن! میں تیرا چہرہ بھی تو دیکھوں

اس نے فیس بک اکاؤنٹ بنالیا تھا اور سب سے پہلے سرچ بار میں "حاشر" ٹائپ کیا تھا۔ نیچے بے شمار حاشر منہ اٹھائے گویا لائن لگائے کھڑے تھے۔ وہ یکدم مایوس ہو گئی۔ اسے اس کا سرنیم بھی نہیں معلوم تھا۔ اس نے ایک ایک پروفائل کو بڑے غور سے دیکھا مگر یہی تو غم تھا کہ اس نے اسے دیکھا ہوا نہیں تھا۔ وہ کیسا دکھتا تھا، وہ نہیں جانتی تھی۔

تنگ آکر اس نے اکاؤنٹ ہی ڈیلیٹ کر دیا۔ سوشل میڈیا سے وہ کوسوں دور رہنا چاہتی تھی اس لیے واٹس ایپ کے علاوہ کوئی ایپ اس کے استعمال میں نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

دن اب پہلے سے زیادہ بے چین تھے۔ ہر گزرتا پل اس کی سانسیں کھینچ رہا تھا۔ سماعتیں ترس گئیں تھیں مگر خدا کو شاید اب اس کی آواز سنانا منظور نہیں تھا۔ کئی دنوں بعد اس نے پھر ایک لڑکی سے موبائل لے کر اسے کال کی مگر دوسری طرف کسی نے موصول نہیں کی۔ وہ ایک بار پھر تہی داماں رہ گئی۔ کوئی سرا ہاتھ نہیں لگ رہا تھا جو اس سے بات کروا دیتا۔

☆☆☆☆☆

اور ایک دن اس کی ساری دعائیں مستجاب ہوئیں اور معجزہ ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے بیٹھی کچھ نوٹس پر کام کر رہی تھی۔ دو دن بعد اس کے فائنلز شروع ہونے والے تھے۔ اسی کی تیاری میں وہ بری طرح غرق تھی کہ اس کی سماعتوں میں پڑنے والے لفظ اسے زندگی کی کھوئی ہوئی مہکتی خوشیوں کی نوید سنا گئے۔

"تم دونوں ایک نمبر کے ہڈ حرام ہو۔ مجال ہے جو پورے سمسٹر میں کتاب کھول کر بھی دیکھ لو اور اب جب کہ فائنلز سر پر ہیں تمہیں پڑھائی سے زیادہ نقل کرنے کی فکر ہو رہی

Posted On Kitab Nagri

ہے۔" حاشر کے لفظوں پر جہاں بازغہ کی سماعتیں برف ہو گئیں وہیں سعد کے سر سے لگی اور تلووں میں بجھی۔

"خدا ایسے ٹاپرز دوست تو کبھی کسی کو نہ دے جو خود تو اچھے نمبر لے کر سب سے داد سمیٹتے ہیں مگر اپنے سے کم نمبر والوں کی عزت اتارنا بھی نہیں بھولتے۔" سعد تپا بیٹھا تھا۔

بازغہ نے نوٹس سمیٹ کر سینے سے لگائے اور اٹھ کر اس طرف چلی آئی جہاں بنچ پر تین لڑکے بیٹھے ایک دوسرے کو برا بھلا کہہ رہے تھے۔

"تم جتنا مرضی غصہ کرلو مگر میں تمہارے لیے بوٹیوں کا انتظام نہیں کرنے والا، اوکے!" حاشر نے ہری جھنڈی دکھائی تو ارسل کو تاؤ آیا۔ بازغہ جو ان تینوں کی پشت پر کھڑی تھی گھوم کر ان کے سامنے آگئی۔

Posted On Kitab Nagri

تیرے لہجے پہ قرباں
تیری آواز کے صدقے
تجھے دیکھ کے جاناں
کروں آج میں سجدے

(شاعرہ: بنتِ حوا ایس)

"ہم نے بھی تمہارے پاؤں نہیں پکڑے، ویسے بھی مجھے بوٹیوں سے ڈر لگتا ہے۔ پکڑے گئے تو عزت کا جنازہ نکال دیں گے ڈپارٹمنٹ والے۔ تم بس تھوڑے ٹیڑھے ہو کر بیٹھنا اور اپنا پیپر مجھے دکھا دینا، میں اسی سے ہی کام چلا لوں گا۔" اس کی بات پر حاشر اور سعد کا قہقہہ نکل گیا۔

Posted On Kitab Nagri

بازغہ ان دونوجوانوں کے درمیان براجمان اس جادوگر کی ہنسی پر مبہوت رہ گئی۔وہ یک ٹک اسے دیکھے جارہی تھی کہ وہ تینوں سامنے کھڑی دوشیزہ کو یوں ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا پا کر حیران ہوئے۔

"ایکسکیوزمی میڈم!آپ کو کچھ چاہیے؟"سعد نے پوچھا۔

بازغہ کے کان پر جوں بھی نہ رینگی۔وہ وارفتہ نگاہوں سے اس ڈیشنگ لڑکے کی ذات میں کھوئی تھی جس کا نام حاشر تھا اور وہ سحر انگیز آواز کا مالک تھا۔

"ہیلو۔۔۔!"ارسل نے چٹکی بجائی تو اس کا سکتہ ٹوٹ گیا۔

"آپ کو کچھ چاہیے؟"سعد نے پھر پوچھا تو وہ گڑبڑا گئی۔

"نن۔۔۔نہیں!وہ۔۔۔میں۔۔۔"حاشر اس کی آنکھوں کے سامنے تھا سو دل دھڑکنا بھول گیا اور زبان نے ساتھ چھوڑ دیا۔

"آپ کو اگر کوئی مسئلہ ہے تو بلا جھجک کہیے۔"اب کے ارسل نے ثواب سمجھ کر اسے بولنے پر اکسایا۔

Posted On Kitab Nagri

"آپ حاشر ہیں ؟" وہ مخاطب ہوئی تو درمیان والے سے جو چپ چاپ اسے دیکھنے میں مگن تھا۔اس کے یوں پوچھنے پر وہ چونکا۔

"جی !میں حاشر ہوں لیکن آپ کون ؟" وہ اسے واقعی نہیں جانتا تھا مگر ارسل نے شرارت سے اس کی ٹانگ پر چٹکی کاٹی اور سعد نے کہنی مار کر چھیڑا۔جوابًا وہ انہیں گھور کر رہ گیا۔

" میرا نام بازغہ ہے۔آپ نے دوماہ پہلے مجھے فون کیا تھا غلطی سے،یاد ہے آپ کو؟" اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ کہاں تھی اور کیا کہہ رہی تھی سوائے اس کے کہ اس کے روبرو حاشر تھا۔

"اوہ رائٹ !بٹ آئی ایم سوری فار دیٹ(اوہ اچھا!لیکن میں اس کے لیے معذرت خواہ ہوں)۔" اسے حیرت ہوئی کہ یہ بات اس لڑکی کو ابھی تک یاد تھی۔

"اچھا!توتم اب لڑکیوں کو غلطی سے فون بھی کرنے لگے ہو۔" بازغہ کی موجودگی کو نظر انداز کیے سعد نے اس کی ٹانگ کھینچی۔

"واہ یار !تم تو واقعی ٹاپر نکلے۔" ارسل نے بھی داد دی۔

Posted On Kitab Nagri

"بکواس بند کرو۔" ماتھے پر شکن ڈال کر اس نے کھردرے لہجے میں دونوں کو ٹوکا اور بمشکل دھکیل کر انہیں وہاں سے بھگانے میں کامیاب ہو گیا۔

"پلیز بیٹھیں!" اسے وہیں ایستادہ دیکھ کر وہ بنچ کے کونے پر کھسک گیا تھا۔

وہ بری طرح گھبرا رہی تھی۔ دل پسلیوں سے سر ٹکرا رہا تھا۔ وہ لرزتے ہوئے ایک کونے میں ٹک گئی۔ کب سوچا تھا کہ قسمت یوں مہربان ہو جائے گی اور وہ اس کے پہلو میں بیٹھی ہو گی۔

"میں اپنی اس حرکت پر شرمندہ ہوں محترمہ!"

"اٹس اوکے! میں آپ کو شرمندہ کرنے نہیں آئی۔"

"تو پھر بتایئے! میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں؟"

"کیسے ہیں آپ؟" وہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔ آنکھیں مٹی سے نکلتی ہری گھاس پر گڑھی تھیں۔

اس کا انداز، دلنشین مسکراہٹ اور چہرے پر چھائی حیا کی سرخی حاشر کو بہت کچھ باور کروا گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"شکر ہے اللہ کا، بہترین اور کامیاب زندگی جی رہا ہوں۔" اسے محسوس ہوا کہ وہ اسے یہاں بیٹھنے کی دعوت دے کر بہت بڑی غلطی کر چکا تھا۔

"کیا پڑھتے ہیں؟" نظریں ہنوز گھاس پر چپکی تھیں۔

"ایم بی اے کر رہا ہوں۔" اس کی بے چینی دیدنی تھی۔ شاید وہ لڑکیوں سے زیادہ بات نہیں کرتا تھا اس لیے بار بار پہلو بدل رہا تھا۔

"میں چلتی ہوں، آپ سے مل کر اچھا لگا۔" شاید وہ بھی اس کی اضطرابی کیفیت بھانپ گئی تھی اس لیے جانے کو پر تول لیے۔

"بہت شکریہ!" وہ ممنون ہوا۔

☆☆☆☆☆

وہ جب اپنے ڈپارٹمنٹ کی طرف بڑھی تو اسے لگا جیسے وہ عرش سے فرش پر آئی ہو یا پھر کسی اور جزیرے سے زمین پر لوٹی ہو۔ حاشر کے ساتھ جو پل ابھی گزرے، وہ تو خواب تھے۔ اسے ہوش تو اب آیا تھا، پہلے تو وہ مدہوش تھی۔ حاشر نے اس سے کیا کہا اور اس نے کیا پوچھا، اسے کچھ بھی یاد نہیں تھا۔ بس اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔ ہاتھ

Posted On Kitab Nagri

پاؤں پھول رہے تھے۔ خوشبوؤں سے معطر احساس تھا جو اس کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے تھا۔ آج اسے ہر شے بے حد خوب صورت اور بھلی لگ رہی تھی۔ یونیورسٹی اور اس میں سب لوگ اسے بہت اچھے لگ رہے تھے۔ اس کے ہونٹ بات بے بات مسکرا رہے تھے۔ دل خوشی سے جھوم رہا تھا، پاؤں زمین پر نہیں لگ رہے تھے۔ اسے لگا وہ ہواؤں میں اڑ رہی تھی۔

وہ خوش کلام ہے ایسا کہ اس کے پاس ہمیں

طویل رہنا بھی لگتا ہے مختصر رہنا

"خیر تو ہے، بڑی خوش لگ رہی ہو۔" لائبہ نے پوچھا تو وہ جو مسلسل مسکرائے جا رہی تھی یکدم چونکی اور پھر کھل کر ہنس دی۔

"ایسی کوئی بات نہیں۔" وہ ٹال گئی۔

"جھوٹ مت بولو۔" وہ پلکیں سکیڑ کر اسے گھورنے لگی۔ دال میں کچھ کالا تھا۔

"ہاں! میں آج بہت بہت بہت خوش ہوں۔" پین انگلیوں میں گھما کر اس نے اقرار کیا۔

چہرہ شادمانی سے دمک اٹھا۔

Posted On Kitab Nagri

بس پھر اشاروں کنایوں میں لائبہ نے کلاس بنک کرنے کو کہا اور خلافِ معمول وہ فوراً مان گئی۔ دونوں گراؤنڈ میں آ بیٹھے۔

"کس بات کی اتنی خوشی چڑھی ہوئی ہے؟ مجھے تو بتاؤ، میرا ابھی من کر رہا ہے دانت نکالنے کو۔" اس نے رازدارانہ انداز میں کہا۔ بازغہ کھل کھلا کر ہنسی۔ آج دل کر رہا تھا ہنسنے کو، قہقہے لگانے کو۔ لائبہ حیرت اور ہنسی کا ملا جلا تاثر لیے اسے دیکھنے لگی۔

"پتا ہے! آج میں نے اسے دیکھا۔" اس نے فرطِ جذبات میں لائبہ کے ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیے۔

"کسے؟"

"حاشر کو۔" اس کی چہکار بڑی جاندار تھی۔

"واٹ؟ کہاں ملا وہ تمہیں؟" اسے ہزار واٹ کا جھٹکا لگا کہ ابھی تک اس سر پھری لڑکی نے اسے یاد رکھا ہوا تھا۔ حالاں کہ جس دن اس نے بازغہ کو اس کے غلط رویے کا احساس دلایا تھا اس دن کے بعد سے اس نے بھولے سے بھی اس لڑکے کا نام نہیں لیا تھا یا پھر شاید وہ محض اس کے سامنے ہی ذکر نہیں کرتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"یہیں! اسی جگہ۔۔۔ یونو واٹ! وہ اسی یونیورسٹی میں پڑھتا ہے، ہمارے ساتھ۔ میں بہت خوش ہوں آج، بہت زیادہ!" پرجوش لہجے میں چہکتے ہوئے وہ اس کے ہاتھ بھینچ گئی۔

"مجھے یقین نہیں ہو رہا۔" وہ حیران تھی۔

"مجھے بھی نہیں ہوا تھا۔" آسمان کی طرف منہ اٹھا کر اس نے کوئی بیسیوں بار شکر ادا کیا۔

"پھر تم ملی اس سے، کچھ کہا اسے؟" لائبہ نے اپنے ہاتھ اس کی گرفت سے نکال لیے۔

"ہاں نا! میں نے بات کی اس سے، اس نے بتایا کہ وہ ایم بی اے کر رہا ہے۔" اس کے چہرے پر سچی خوشی کی چھاپ تھی۔ دماغ پر زور دینے سے آخر اسے یاد آ گیا کہ اس سے کیا بات چیت ہوئی تھی۔ اس نے ساری بات لائبہ کو بتا دی۔

"اچھی بات ہے، ویسے میں سمجھی تھی کہ تم اسے بھول چکی ہو۔" وہ مسکرائی۔

"ناممکن!" اس نے جھٹ سے کہا۔

"تو کیا محبت کرتی ہو اس سے؟" اس نے چھیڑا۔ وہ جانتی تھی بازغہ کسی مرد سے "محبت" نہیں کر سکتی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"معلوم نہیں، مگر اتنا ضرور جانتی ہوں کہ اس کی آواز سنے بغیر میرا گزارا نہیں ہوتا، اسے سوچے اور محسوس کیے بنا میں سو نہیں سکتی اور اب تو اسے دیکھے اور ملے بغیر میں زندہ نہیں رہ سکوں گی۔ "

"اگر ایسی بات ہے تو میں اللہ سے دعا کروں گی کہ وہ اسے تمہارے نصیب میں لکھ دے۔" اس نے صدقِ دل سے دعا دی۔

"آمین!" اس کے لب پھڑ پھڑائے تو تقدیر نے زوردار قہقہہ لگایا۔

☆☆☆☆☆

بازغہ کی حاشر سے اگلی ملاقات یونیورسٹی کے کیفے ٹیریا کے باہر ہوئی۔ حاشر اور اس کے دونوں دوست ارسل اور سعد پیٹ کی آگ بجھا کر نکل رہے تھے جب کہ بازغہ اور لائبہ پیٹ پوجا کرنے کو کیفے کے اندر جا رہی تھیں۔ بازغہ اچانک اور قطعی غیر متوقع طور پر باہر لپکتے حاشر سے بری طرح ٹکرا گئی۔

"آئم سوری!" بازغہ کا سر جھکا تھا۔ اس کی کتاب گر گئی تھی جسے اٹھاتے ہوئے اس نے معافی طلب کی۔

Posted On Kitab Nagri

"اٹس اوکے!" آواز کے جادو نے اسے چونکا دیا۔ فوراً سے پیشتر اس نے سر اٹھایا۔ باہر نکلنے والے کو دیکھا تو سن رہ گئی۔

مجھے تو تیری آواز سے بھی پیار ہے

تو سوچ پھر تیرا مقام کیا ہو گا

غلطی در حقیقت بازغہ کی ہی تھی۔ البتہ حاشر نے برا منائے بغیر اسے کھلے دل سے معاف کر دیا۔

"آپ۔۔۔؟" اس سے زیادہ وہ نہ بول سکی۔

اس کے دونوں دوست اس پیاری سی دوشیزہ کو حاشر پر فدا ہوتا دیکھ کر دانت نکالتے ہوئے معذرت کرتے آگے بڑھ گئے۔

"کیسی ہیں بازغہ؟" نجانے کیوں اس اجنبی لڑکی کا حال پوچھنے کو حاشر کا دل مچل اٹھا۔

زہے نصیب۔۔۔! اس نے اسے ایسے دیکھا جیسے اس نے نجانے کیا پوچھ لیا ہو۔ وہ گنگ کھڑی رہی، نہ پلکیں جھپکائیں اور نہ جواب دیا۔ وہ اسے کیسے کہتی کہ اب تک تو وہ ٹھیک

Posted On Kitab Nagri

تھی مگر جب سے وہ اس کی زندگی میں آیا تھا، وہ ٹھیک نہیں رہی تھی، اسے کچھ ہو گیا تھا۔ اسے یوں حیرت سے خود کو تکتا پا کر حاشر نے نگاہ چرا لی۔

"السلام علیکم!" لائبہ نے سلام جھاڑا۔

"وعلیکم السلام!" خوش دلی سے جواب دیا گیا۔

"آپ کی تعریف؟" لائبہ کو یقین تھا کہ جس کے سامنے بازغہ کی پٹر پٹر چلتی زبان بند ہوئی تھی وہ حاشر کے علاوہ کوئی اور نہیں ہو سکتا تھا۔

"مت کریں، آپ کی دوست کو اچھا نہیں لگے گا۔" معنی خیز نظروں سے بازغہ کو دیکھ کر وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا آگے نکل گیا۔

بازغہ تو یوں تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ اسے لگا وہ ابھی بے ہوش ہو جائے گی یہاں تک کہ لائبہ نے اسے سنبھالا۔

☆☆☆☆☆

حاشر کا دل، دماغ اور سوچیں سب بازغہ کی آماجگاہ بن گئے تھے۔ وہ لڑکی اسے کچھ ایسی پیاسی و حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتی کہ اس کا دل ڈول جاتا۔ محبت اس کی آنکھوں

Posted On Kitab Nagri

سے عیاں تھی۔ اس کے چہرے پر لکھا ہوتا تھا کہ حاشر اس کے لیے کیا تھا۔ رات کو وہ جب بھی بستر پر آتا اسے وہ معصوم لڑکی ضرور یاد آتی جو چپکے سے اس کے دل کے تار چھیڑ گئی تھی۔

اب بھی وہ لبوں پر دلفریب مسکراہٹ سجائے اسی کو سوچنے میں محو تھا کہ یکایک اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔ مختلف نمبرز سے فون کالز کرنے والی وہ لڑکی کیا یہی تھی؟ کیا بازغہ؟

سعد کی اس سے کچھ لڑائی ہوگئی تھی جس کے سبب اس نے اس کا نمبر بلاک کرنے کے بعد سم کارڈ بھی بدل لیا تھا۔ حاشر نے اس کا نیا نمبر ارسل سے نکلوالیا تھا۔ ارسل کو سعد نے سختی سے منع کیا تھا کہ وہ حاشر کو اس کا نمبر نہ دے مگر حاشر بھی اپنے نام کا ایک تھا۔ اس نے مختلف دھمکیاں دے کر ارسل سے اس کا نمبر لکھوالیا۔ البتہ ارسل نے ڈنڈی مارتے ہوئے اسے غلط نمبر دے دیا اور وہ غلط نمبر بازغہ کا تھا۔

بازغہ نے جب حاشر کا نمبر بلاک کیا تو حاشر کو یقین ہو گیا کہ یہ سعد تھا جو اس سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا اور یوں اس کے مسلسل نمبر ملانے سے ایک دن بازغہ نے تنگ آکر

Posted On Kitab Nagri

کال ریسیو کرلی۔ جب حاشر کو یقین ہوا کہ یہ نمبر سعد کا نہیں تھا تو اس نے ارسل کو خوب جھاڑا اور حتیٰ کہ اس کے گھر والوں سے بھی کلاس لگوائی۔ تاہم ارسل نے اس "عزت افزائی" کے بعد سعد کا اصلی نمبر اس کے حوالے کر دیا۔ بعدِ ازاں حاشر اسے منانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

حاشر کے لیے یہ بات قابلِ حیرت تھی کہ مسلسل دو ہفتوں سے اسے کوئی فون کر رہا تھا اور روز ہی نیا نمبر ہوتا تھا۔ البتہ فون کرنے والا منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکالتا تھا۔ ایک دن اسے خیال آیا کہ یہ فون اسے کوئی لڑکی کرتی تھی جو شاید اس سے بات تو کرنا چاہتی تھی مگر کچھ کہنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی۔ پھر ایک دن اچانک بازغہ سے ملاقات اور اس کے چہرے پر بکھرتے رنگ۔۔۔! بستر پر کروٹیں بدلتے حاشر کو ساری کہانی سمجھ آ گئی تھی۔

☆☆☆☆☆

فائنلز ختم ہو چکے تھے۔ ایک ہفتے کی چھٹی کے بعد رزلٹ آ گیا تھا اور اب اگلے سمسٹر کی پڑھائی بھی شروع ہو چکی تھی۔ اس دن بازغہ کی متلاشی آنکھیں حاشر کے ڈپارٹمنٹ کا

Posted On Kitab Nagri

طواف کرنے کے بعد تھک کر لوٹ آئیں تھیں۔ نجانے وہ کہاں تھا؟ اس نے سارے لیکچرز اٹینڈ کر لیے تھے، لہذا اب وہ گھر جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔

گھر میرا کاش تیرے گھر کے برابر ہوتا

تو نہ آتا تیری آواز تو آیا کرتی

"ایکسکیوز می بازغہ! کیا میں آپ سے بات کر سکتا ہوں؟" وہ اس کے پاس آ کر رکا حالاں کہ وہ گیٹ سے باہر نکلنے ہی والی تھی۔ اس کی آواز سن کر دل کو قرار سا آیا تھا۔

"جی!" وہ اس کے سامنے زیادہ نہیں بولتی تھی۔ نجانے پہلی ملاقات میں اتنا کیسے بول گئی؟

"آپ کا نام بہت پیارا ہے۔" اس کا شوخ لہجہ دھڑکنوں میں بھونچال لے آیا۔

"شکریہ!"

"آپ مجھے اپنا نمبر دیں گی؟"

"شیور!" بازغہ نے فوراً سے پہلے اپنا نمبر نوٹ کروا دیا۔ موبائل میں نمبر ٹائپ کرتے ہوئے حاشر کے ہاتھ ٹھٹکے۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے پچھلے مہینے مختلف نمبرز سے کالز آتی رہی ہیں اور مجھے لگتا ہے کہ یہ سب آپ کے اس نمبر پر غلطی سے فون کرنے کے بعد شروع ہوا ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟"

بس! چوری پکڑی گئی تھی۔ بازغہ نے تو اسے اس کی آواز سے پہچانا تھا مگر وہ اسے کیسے پہچان گیا تھا؟ وہ ساحر ہونے کے ساتھ ساتھ شاطر بھی تھا۔

"مجھے کیا پتا؟" اس کی ہتھیلیاں گیلی ہونے لگیں۔ مارے خوف کے بدن ٹھنڈا ہو گیا۔

"بازغہ! وہ تم تھی نا؟" اور وہ گھبراہٹ میں کچھ کہے بنا گیٹ عبور کر گئی۔ حاشر کو اس کا جواب مل گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

اور یوں ملاقاتوں کا سلسلہ چل نکلا۔ روز کوئی نہ کوئی بہانہ ڈھونڈ کر وہ اس کے ڈپارٹمنٹ کا چکر لگاتی اور کبھی وہ کوئی حیلہ تلاش کر کے اس کے آگے پیچھے منڈلاتا۔ البتہ دونوں اس طرح ری ایکٹ کرتے جیسے ان کی یہ ملاقات بھی اتفاقیہ ہوئی ہو۔ رفتہ رفتہ آپ جناب کی دیواریں گر گئیں اور بے تکلفی نے انگڑائی لی تو وہ ایک دوسرے کو "تم" کہہ کر پکارنے لگے۔

Posted On Kitab Nagri

شرم، حجاب اور حیا رخصت ہوئے تو دونوں نا محرم دوستی کے بندھن میں بندھ گئے۔ تاہم محبت ابھی بھی ہچکچاہٹ میں لپٹی تھی۔ دل کی بات دل میں ہی تھی۔ اکثر و بیشتر حاشر اسے تنگ کرتا اور اپنے شریر و بے باک لب و لہجے میں اسے ستاتا تو وہ ان میٹھی شرارتوں پر کانوں کی لوؤں تک سرخ ہو جاتی۔

یونیورسٹی میں دونوں فری پریڈ ساتھ گزارتے اور کبھی کبھار لائبہ بھی ان کے ساتھ مل بیٹھتی۔ رات کو دونوں فون پر بات کرتے۔ حتیٰ کہ سب ٹھیک جا رہا تھا مگر ان دونوں کی بے مثال دوستی اور دل میں تناور درخت بنی محبت پر بیزاری کا پہلا پتھر اس وقت پڑا جب حاشر کو معلوم ہوا کہ بازغہ مردوں سے بے انتہا نفرت کرتی ہے۔

وہ بڑے اطمینان سے کہہ دیا کرتی تھی کہ اسے حاشر کے علاوہ ہر مرد سے نفرت تھی۔ یہ بات حاشر کے دل پر گراں گزرتی۔ وہ بارہا اسے ٹوکتا تھا مگر یہ موضوع ہمیشہ بازغہ کی ہٹ دھرمی و بے رخی پر ختم ہوتا اور نتیجتاً حاشر بے بس ہو کر سر پکڑ لیتا۔ حاشر سوچتا کہ اب وہ اس سے کوئی تعلق نہیں رکھے گا مگر محبت کی بے تابیاں اسے قرار نہ

Posted On Kitab Nagri

لینے دیتیں اور وہ مجبوراً اس روٹھی محبوبہ کو منالیتا۔ حاشر کے مطابق اس محبت سے گندھی لڑکی میں کوئی کمی نہ تھی سوائے اس کے کہ مرد اس کی ناپسندیدہ صنف تھے۔ دن اور رات پر لگا کر اڑتے گئے اور یوں ایک سال گزر گیا۔ بازغہ اب بہت مسرور و شادماں رہتی تھی جب کہ اس کی خواہشوں پر نظرِ بد کا بسیرا ہو چکا تھا۔

☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

www.kitabnagri.com

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Pg/Kitab Nagri
knofficial9@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

وہ یونیورسٹی سے گھر بے حد خوش لوٹی تھی۔ کھانا کھا کر اس نے کچھ دیر آرام کیا اور پھر کتابیں لے کر بیٹھ گئی۔ ایک ضروری ٹیسٹ کی تیاری کرنے کے بعد وہ کمرے میں آ گئی۔ مغرب کے بعد کا وقت آسمان کو سیاہ کرنے میں مصروف تھا۔ یہی وقت حاشر سے بات کرنے کا تھا۔ لہذا اس نے فیس بک کھولا جہاں اس کی کوئی نئی پوسٹ نہیں تھی۔ واٹس ایپ دیکھا تو اس کا لاسٹ اسین دوپہر کا تھا۔ خلافِ توقع وہ کہیں بھی آن لائن نہیں تھا۔

" شاید کہیں مصروف ہو گا۔ "سوچ کر اس نے خود کو مطمئن کیا مگر اسے زیادہ دیر چین نہ مل پایا۔ چنانچہ وہ موبائل اٹھا کر بیٹھی رہی۔ دس، گیارہ اور پھر رات کے بارہ بج گئے مگر حاشر کا فون نہیں آیا۔ وہ اس کا نمبر ڈائل کر کر کے تھک گئی مگر دوسری طرف سے

Posted On Kitab Nagri

کوئی جواب موصول نہ ہوا۔اس کی آنکھیں بھیگ گئیں۔اس نے پہلے کبھی ایسا نہیں کیا تھا تو پھر آج کیوں؟

آنسو بہاتے بہاتے نجانے کب نیند آ گئی اسے معلوم ہی نہ ہوا۔شب آدھی سے زیادہ ڈھل گئی تھی جب اس کی آنکھ کھلی۔اسے یکدم گھبراہٹ ہونے لگی۔اس وقت تین بج رہے تھے۔نجانے کیا تھا جو اسے سونے نہیں دے رہا تھا۔دل بیٹھا جا رہا تھا،وہ اٹھ کر چھت پر چلی آئی اور خود کو مطمئن کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔

صبح جب بازغہ یونیورسٹی گئی تو سیدھا حاشر کے ڈپارٹمنٹ کی جانب قدم بڑھا لیے جہاں ارسل اور سعد سے مڈبھیڑ ہو گئی۔چنانچہ ان دونوں نے دل لگی کرنے کو اسے گھیر لیا۔

بازغہ یہ جان کر شاکڈ رہ گئی کہ وہ آج غیر حاضر تھا۔

"حاشر یاد آ رہا ہے؟"اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ پر سعد نے دانت نکوسے۔

"کوئی پیغام ہے تو ہمیں دے دو،ہم پہنچا دیں گے اس تک۔"یہ ارسل تھا۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے؟ہٹو میرے راستے سے۔گھر میں ماں بہن نہیں ہے کیا؟"حسبِ عادت وہ کسی مرد کو خود سے مخاطب دیکھ کر بپھر گئی۔

Posted On Kitab Nagri

"ارے ارے! آپ تو برا مان گئیں، ہم تو بس مذاق کر رہے تھے۔" سعد نے اسے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔ وہ دونوں تو محض شرارت کر رہے تھے ورنہ ان کی کیا مجال کے حاشر کی "جاگیر" پر نظر ڈالتے۔

اور سعد تو بالکل بھی ایسا مرد نہیں تھا کیوں کہ اس کی ایک چھوٹی بہن تھی جسے وہ خود سے بڑھ کر چاہتا تھا، لہذا وہ دوسروں کی بہنوں کی بھی عزت کرتا تھا۔

"ہاں بازغہ! ہم تو۔۔۔"

"خبردار جو اپنی گندی زبان سے میرا نام لیا، منہ توڑ دوں گی تمہارا۔" اس کے تیور آج ٹھیک نہیں لگ رہے تھے۔ ارسل کا منہ کھلا رہ گیا۔ یہ کیسی بد دماغ لڑکی سے حاشر نے دوستی پال لی تھی۔

☆☆☆☆☆

حاشر کو عصر کے قریب فون آیا کہ لاہور میں مقیم اس کی پھپھو کو ہارٹ اٹیک ہو گیا تھا۔ وہ آناً فاناً گھر والوں کو اطلاع دے کر لاہور جانے کا بندوبست کرنے لگا۔ اس کا فون

Posted On Kitab Nagri

بیٹری ختم ہونے سے بند ہو گیا مگر اسے پرواکب تھی۔ وہ تو بس اپنی پھپھو کے لیے دعا مانگ رہا تھا جو اس وقت ہسپتال میں زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی۔

کچھ دیر بعد اس کے چھوٹے بھائی باقر کے نمبر پر کسی نے اطلاع دی کہ اس کی اکلوتی اور محبوب پھپھو کا انتقال ہو گیا تھا۔ رات کو تین بجے وہ لاہور اپنی پھپھو کے گھر پہنچ گیا تھا، ٹھیک اسی وقت جب بازغہ گھبرا کر نیند سے جاگی تھی۔ وہاں وہ سفید کفن میں لپٹی اس دنیا کو چھوڑ کر جانے کا فیصلہ کر چکی تھی۔ اس رات وہ بہت رویا تھا۔ تین دن وہاں قیام کرنے کے بعد بالآخر وہ کراچی واپس آ گیا تھا۔

بازغہ کی حالت مردوں سی ہو چکی تھی۔ وہ پچھلے تین دن سے شدید بخار کی لپیٹ میں تھی۔ صفیہ بیگم بہت پریشان تھیں۔ اس کی اس حالت نے ان کی بھی نیند اڑا رکھی تھی۔ علاج تو ہو رہا تھا مگر کچھ افاقہ نہیں ہوا تھا۔ بہتر گھنٹوں بعد جب وہ آن لائن ہوا تو بازغہ نے فوراً اسے پیغام بھیجا۔

"کیسے ہو؟ "

Posted On Kitab Nagri

دوسری طرف پیغام دیکھنے کے باوجود اس نے کوئی جواب نہیں دیا اور خاموشی سے آف لائن ہو گیا۔ اس بے نیازی پر وہ بلک اٹھی تھی۔

☆☆☆☆☆

سعد اور ارسل نے اس سے باز پرس کی تو اس نے ساری روداد ان کے گوش گزار کر دی۔ سب نے اس کی اکلوتی پھپھو کی وفات پر اظہارِ افسوس کیا اور اسے تسلی کے چند حروف بخشے۔ سارا دن وہ کلاسز بنک کر کے سعد اور ارسل کے دلاسے سمیٹتا رہا۔ تاہم چھٹی سے کچھ دیر قبل وہ وہاں سے اٹھ آیا۔

اس کے بجھے ہوئے چہرے پر سرخ ڈوروں والی آنکھیں ریاضی کے ڈپارٹمنٹ میں اس دیوانی لڑکی کو ڈھونڈ رہی تھیں مگر وہ کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"حاشر!" لائبہ نے پکارا تو وہ چونک کر مڑا۔

"کہاں تھے اتنے دنوں سے؟ "

"میں لاہور گیا ہوا تھا، میری پھپھو کا انتقال ہو گیا تھا۔" اس کے چہرے پر زمانوں کی تھکن تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اوہ۔۔۔مجھے افسوس ہے، اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔" اس کے دل سے دعا نکلی۔

"آمین "!

"بازغہ کہاں ہے؟" کچھ توقف کے بعد اس نے بے چینی سے پوچھا۔

"وہ چھٹیوں پر ہے، پچھلے دو دن سے نہیں آرہی۔ کیا تم نے اسے بتایا تھا کہ تم لاہور جارہے ہو؟" اسے اچانک یاد آیا تو پوچھ لیا۔

"نہیں، کیوں؟" وہ متعجب ہوا۔

"تمہیں اسے مطلع کردینا چاہیے تھا۔" لائبہ کو ملال ہوا۔ اس لڑکے کی وجہ سے وہ تین دن میں کیا سے کیا ہوگئی تھی۔

ابھی کل ہی تو وہ اس سے مل کر آئی تھی۔ بازغہ ان تین دنوں میں عرش سے فرش پر آگری تھی۔ اس کی حالت قابلِ رحم تھی۔ وہ حاشر کو جنون کی حد تک چاہتی تھی مگر افسوس وہ بے خبر تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"سوری! مگر مجھے ہوش ہی نہیں رہا کہ میرے پاس کوئی موبائل بھی ہے اور مجھے کسی کو مطلع کر دینا چاہیے۔" اس کا غم بھی تو بہت بڑا تھا۔

کوئی اسے ہمیشہ کے لیے چھوڑ کر مر گیا تھا تو کوئی اس کی وقتی جدائی میں مر رہا تھا۔

☆☆☆☆☆

"ہی از بیک (وہ واپس آ چکا ہے)، لاہور گیا تھا اپنی پھپھو کا انتقال ہونے پر۔ آج یونی میں تمہارا پوچھ رہا تھا، کل ضرور آنا۔ دیکھنا اب تم جلد ہی ٹھیک ہو جاؤ گی۔" سڑک پر دوڑتی یونیورسٹی کی بس میں بیٹھی لائبہ نے موبائل نکال کر بازغہ کو پیغام بھیجا۔

اپنے کمرے میں موبائل سینے پر ڈالے بازغہ بیڈ پر چت لیٹی چھت کو گھور رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں ویرانیوں نے بسیرا کر لیا تھا۔ پیغام موصول ہوا تو اس نے فوراً موبائل اٹھا کر دیکھا کہ مبادا اس جادوگر کا میسج نہ ہو جس نے نجانے کون سا منتر پڑھ کر اس کی نیند، سکون اور صحت سب غارت کر دیا تھا۔ پیغام حاشر کا نہیں تھا مگر اطلاع اسی کے متعلق دی گئی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"بتا کر بھی تو جا سکتا تھا۔" پیغام پڑھ کر اس کی آنکھیں ایک مرتبہ پھر پانیوں سے بھر گئیں۔

وہ موبائل ایک طرف ڈال کر پلکیں موند گئی۔

☆☆☆☆☆

آج کی صبح وہ تمام خوشیاں لے کر طلوع ہوئی تھی جو تین دن پہلے کا سورج نگل گیا تھا۔ وہ یونیورسٹی کے گیٹ سے اندر داخل ہوئی تو سامنے ہی وہ دشمنِ جاں بازو سینے پر لپیٹے اس کا منتظر تھا۔ وہ اسے اندر آتا دیکھ کر اس کی جانب لپکا مگر وہ اسے قطعی نظر انداز کرتی ہوئی اس کے پہلو سے نکلتی چلی گئی۔ وہ ہکا بکا رہ گیا۔

اس کی اس حرکت پر اس کا دل کٹ کر رہ گیا۔ البتہ بازغہ کا دل سینے میں اچھل کود کر رہا تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اس شخص کو ایک تھپڑ دے مارتی۔ آخر اسے کیا حق تھا کہ وہ اس کی زندگی میں جب چاہے بنا بتائے آجاتا اور جب اس کا دل چاہتا وہ اسے اطلاع دیے بغیر چلا جاتا۔

"بازغہ!" وہ تیز تیز چلتی آنسو پونچھ رہی تھی جب اس نے عقب سے پکارا۔

Posted On Kitab Nagri

ہک ہاہ۔۔۔ آواز ایسی تھی جس نے اس کے پیروں اور دل دونوں کو جکڑ لیا۔ وہ مرتی کیا نہ کرتی کے مصداق ٹھٹک گئی۔ یہ وہ آواز تھی جسے سن کر اس کے دل نے دھڑکنا سیکھا تھا۔ یہی اسے دنیا کی سب سے خوب صورت آواز لگتی تھی۔ اس میں ہپناٹزم بسا تھا جسے سننے کی خاطر وہ مختلف لڑکیوں سے موبائل مانگا کرتی تھی اور آج یہی آواز اسے پکار رہی تھی۔ وہ بھلا کیسے نظر انداز کرتی، کیسے ان سنی کرتی، کیسے چلی جاتی؟ اسے رکنا ہی تھا، سو رک گئی۔

"بازغہ! ناراض ہو مجھ سے؟" وہ اس کے پیچھے کھڑا تھا۔ بازغہ نے خود کو کنٹرول کیا اور آنسو رگڑ ڈالے۔ وہ گھوم کر اس کے سامنے آ کھڑا ہوا۔

"نہیں تو، میں بھلا تم سے کیوں ناراض ہوں گی؟" اس کی بھیگی پلکیں جھکی ہوئی تھیں۔

"تو پھر میرے پاس سے ایسے کیوں گزریں جیسے مجھ سے کوئی واسطہ ہی نہ رہا ہو۔"

لہجہ کہ جیسے صبح کی خوشبو اذان دے

جی چاہتا ہے میں تیری آواز چوم لوں

"شاید میں نے تمہیں دیکھا نہ ہو۔" اس کی خوب صورت آواز کا جادو چل گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"میں نے سنا ہے کہ تم پچھلے دو دن سے یونیورسٹی نہیں آرہی تھی؟" نجانے وہ کیوں پوچھ رہا تھا حالاں کہ اس نے تو اس کی غیر موجودگی کا" اس سے "نہیں پوچھا تھا۔

"میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔" اس نے نظر اٹھا کر اس ساحر کو دیکھا جو محض اپنی آواز کے سحر سے اس کی ساری خفگی دور کر چکا تھا۔

حاشر نے بغور اس کا جائزہ لیا۔ لیمن کلر کے سادہ سوٹ پر جامنی دوپٹے میں اس کا چہرہ زرد دکھائی دے رہا تھا۔ وہ ان تین دنوں میں نچڑ کر رہ گئی تھی۔ اس نے دیکھا کہ اس کی گلابی آنکھوں میں نمی ابھی تک باقی تھی۔

"آئم سوری! میں تمہیں بتا نہیں سکا میری پھپھو کا انتقال ہو گیا تھا۔ وہ میری ماں جیسی تھیں، میں ان سے بہت محبت کرتا تھا۔ ان کی جدائی مجھ سے برداشت نہیں ہو رہی، بہت رویا ہوں میں ان کے لیے۔" ایک ہی سانس میں وہ اسے اپنا درد سنا گیا تھا۔

"نہیں کرنی چاہیے تھی اتنی محبت آپ کو، ایسی اندھی محبت بہت تکلیف دیتی ہے۔

انسان بھی بہت عجیب ہے، ان لوگوں کو چاہتا ہے جو کبھی بھی، کہیں بھی چھوڑ کر چلے جا

Posted On Kitab Nagri

تے ہیں۔" وہ محض اسے دیکھ کر رہ گیا۔ ایک آنسو بازغہ کا گال بھگو گیا تھا۔ اس نے اپنا درد کہا نہیں تھا، حاشر کو وہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے حلیے سے، اس کی حالت سے۔

"میری کلاس کا وقت ہو گیا ہے، ایکسکیوز می!" وہ معذرت خواہانہ نظر ڈال کر آگے بڑھ گئی۔

حاشر اتنا بے بس تھا کہ اس کے آنسو بھی صاف نہ کر سکا۔ لہجوں سے گھائل کرنے والے کو وہ اپنے لفظوں سے مات دے گئی تھی۔

اپنے ڈپارٹمنٹ کی طرف بڑھتی ہزیمت خوردہ سی بازغہ کو صرف تقدیر سے گلہ تھا۔ ہائے ری قسمت! اس نک چڑی کو ایک مرد سے پیار ہو گیا تھا۔ وہ رو رہی تھی اپنی حالت پر، گھٹ گھٹ کر مر رہی تھی اپنے نظریات کے جنازے پر۔ اسے آخر محبت کیوں ہوئی تھی؟

☆☆☆☆☆

اس کی آواز سن لوں تو مل جاتا ہے سکون دل کو

دیکھو تو سہی میرے درد کا علاج کیسا ہے

Posted On Kitab Nagri

بات آئی گئی ہوگئی۔ بازغہ اسے دیکھ کر ہی آدھی ٹھیک ہوگئی تھی اور حاشر جو اسے مرجھایا ہوا پا کر بے چین ہوگیا تھا، اب اپنی پیاسی آنکھوں کو سیراب کرنے یا پھر احساسِ ندامت مٹانے کی خاطر اس کے آگے پیچھے گھوم رہا تھا۔ روز دن کے اجالے میں یونیورسٹی میں ایک گھنٹہ نکال کر وہ اس کے پاس آتا۔ کیفے ٹیریا سے دونوں کچھ نہ کچھ کھاتے اور پھر چائے پیتے ہوئے گپیں ہانکتے رہتے۔ پھر رات کے اندھیرے میں اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑے ہو کر چاند کو تکتے ہوئے وہ موبائل پر گھنٹوں باتیں کرتے۔ بازغہ بھی مطمئن تھی کہ اب جب وہ نظروں کے سامنے تھا اور اپنی پُرکشش آواز سے اس کا نازک دل مٹھی میں لے لیتا تھا تو ایسے میں بھلا کہاں وہ اس سے ناراض رہ سکتی تھی۔ ویسے بھی دو محبت کرنے والے پنچھی ایک دوسرے سے کٹ کر زندہ نہیں رہ پاتے۔ اسے بھی لگتا تھا کہ وہ حاشر کے بغیر مر جائے گی اور کسی حد تک اسے ٹھیک ہی لگتا تھا۔

☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

"میری ڈگری مکمل ہو جائے گی تو میں لندن چلا جاؤں گا، اپنے بڑے بھائی کے پاس۔"

حاشر نے چپس کھاتے ہوئے اچانک ہی اس کی سماعتوں پر بم گرایا۔

"کیا؟ "

"میں نے کہا کہ میں ڈگری مکمل ہوتے ہی لندن اپنے بھائی کے پاس چلا جاؤں گا۔" اس نے بات دہرائی۔

"وہ تو مجھے سمجھ آگیا لیکن کیوں؟" بازغہ سکتے و صدمے کی کیفیت میں اسے دیکھے گئی۔ وہ چپس کھانا بھول چکی تھی۔

"بزنس کروں گا بھائی کے ساتھ۔"

"لیکن یہ تم پاکستان میں رہ کر بھی تو کر سکتے ہو۔"

"پاکستان۔۔۔" وہ بہت زور سے ہنسا۔ اس کی ہنسی پر وہ مبہوت رہ گئی تھی کہ اس نے کہا۔

"پاکستان میں کیا رکھا ہے یار! قدم قدم پر اعلیٰ ڈگری ہولڈرز گلے میں بے روزگاری کا ہار لٹکائے کھڑے ہیں۔ سرکاری نوکری اور سگھڑ چھوکری دونوں ہی بہت مشکل سے

Posted On Kitab Nagri

ملتی ہیں۔جب کہ بیرون ممالک میں کسی کی جان کو ایسا کوئی روگ نہیں، آئی بات سمجھ؟"

"ہمم۔۔۔ سمجھ گئی۔ مگر تم ایک بار کوشش تو کرو، کوئی نہ کوئی راستہ ضرور نکل آئے گا۔"وہ پر امید تھی۔

"کوئی فائدہ نہیں، بھیا نے بھی بہت کوششیں کی تھیں۔ دن رات دھکے کھائے تھے مگر حاصل وصول کچھ نہ ہو سکا تھا۔ پیروں پر چھالے پڑ گئے تھے مگر ہاتھ۔۔۔ہاتھ خالی کے خالی ہی رہے۔ پھر ایک نیک صفت انسان نے بھیا کو لندن آنے کی دعوت دی اور ان کی قسمت جاگ اٹھی۔ بہت محنت کرنا پڑی تب جا کر اپنا کاروبار سیٹ ہوا ان کا۔ سو میں یہاں پتھروں پر اپنا سر پھوڑنا نہیں چاہتا۔ جیسے ہی فارغ ہوا، اسی وقت لندن چلا جاؤں گا۔ میں تو پہلے ہی چلا جانا چاہتا تھا مگر بھائی کی خواہش تھی کہ یہاں رہ کر اپنی تعلیم مکمل کروں۔ لہذا مجھے رکنا پڑا۔"وہ لبوں پر مسکراہٹ سجائے اسے اپنے مستقبل کے منصوبوں سے آگاہ کر رہا تھا جب کہ بازغہ کا دل ہر شے سے اچاٹ ہو چکا تھا۔

☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

اس نے ساری رات آنکھوں میں کاٹی تھی۔ایک پل کو بھی نیند چھو کر نہیں گزری تھی۔ وہ کروٹیں بدلتے ہوئے آنسو پہ آنسو بہائے جا رہی تھی۔ نجانے آنے والے وقت میں وہ کیسے رہ پائے گی حاشر کے بغیر؟

تمہیں کس نے کہا تھا یہ

کسی سنسان رستے پر

کسی انجان چہرے سے

ذرا سی آشنائی کو

بہت ہی خاص لکھ ڈالو

کہیں دو چار باتوں کو

بہت پیارا سا تم دلکش

حسیں احساس لکھ ڈالو

تمہیں کس نے کہا تھا یہ

سنو اے موم کی گڑیا!

Posted On Kitab Nagri

اب اس دور کے اندر

کوئی مجنوں نہیں بنتا

کوئی رانجھا نہیں ہوتا

قدم دو چار چلنے سے

سفر سانجھا نہیں ہوتا

تو ان بے کار سوچوں سے

سنو! رونے کا ڈر کیسا؟

جسے پایا نہیں تم نے

اسے کھونے کا ڈر کیسا؟

صبح تک اس کا بدن انگاروں کی مانند دہک رہا تھا۔ کسلمندی سے ہی سہی مگر وہ اٹھ گئی تھی۔ اسے اس "بازی گر" سے ملنا تھا جو اسے چھوڑ جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

"بازغہ۔۔۔ بیٹا! آج چھٹی کر لو مجھے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگتی۔" صفیہ بیگم نے اس کے چہرے پر نقاہت دیکھی تو بول اٹھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"نہیں امی آج میرا بہت ضروری ٹیسٹ ہے، چھٹی کی تو فائن لگ جائے گا۔" وہ اب ایسے ہی جھوٹے بہانے گھڑ کر انہیں ٹال دیا کرتی تھی۔

صفیہ بیگم کو فکر لاحق ہونے لگی۔ بازغہ بہت بدل گئی تھی۔ چپ چپ اور گم صم رہتی تھی۔ ٹی وی دیکھنا اس نے چھوڑ دیا تھا۔ نہ ہی اب اسے محلے کے بچوں کو اکٹھا کر کے کرکٹ کھیلنے میں دلچسپی رہی تھی۔ اس کا اترا ہوا چہرہ انہیں بہت کچھ باور کرواتا مگر وہ اس سے کبھی سوال نہ کر پاتیں۔

☆☆☆☆☆

بازغہ کلاس میں بالکل خاموش بیٹھی تھی۔ سرخ متورم آنکھیں اس بات کی غمازی تھیں کہ وہ روتی رہی تھی۔ اسے دیکھ کر لائبہ کے دل کو کچھ ہوا۔

"کیا بات ہے بازغہ! تم مجھے کچھ پریشان لگ رہی ہو۔"

"ایسی تو کوئی بات نہیں، میں بالکل ٹھیک ہوں۔" اس نے نظریں چرا لیں۔

"ہاں! نظر آرہا ہے کہ تم کتنی ٹھیک ہو۔ جلدی بتاؤ! ورنہ میں نے تم سے جنگ شروع کر دینی ہے۔"

Posted On Kitab Nagri

"میں کہہ رہی ہوں نا! کچھ نہیں ہوا۔" لہجہ رندھ گیا اور اس کے ساتھ ہی وہ بے آواز رونے لگی۔ لائبہ ٹھہر سی گئی۔

"کیا ہوا؟ میری جان! کچھ تو بتاؤ، میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔" لائبہ نے اسے سنبھالنا چاہا مگر وہ چپ ہونے میں نہیں آ رہی تھی۔

بازغہ کے لیے آنسوؤں پر بند باندھنا ناممکن تھا۔ وہ ہنوز بہہ رہے تھے۔ کیلکلس کے سر سیف اللہ جماعت میں داخل ہوئے تو سب سیدھے ہو گئے۔ لائبہ نے بیگ سے کتاب نکالی جب کہ گم صم روتی بازغہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔ لائبہ نے اس کا بیگ کھولا اور کیلکلس کی کتاب نکال کر مطلوبہ صفحہ بر آمد کر کے کتاب اس کی گود میں ڈال دی۔ لیکن اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔

"پلیز چپ ہو جاؤ بازغہ! سر دیکھ رہے ہیں۔" اس نے منت کی تو بازغہ نے کسی ہارے ہوئے جواری کی طرح گردن جھکا دی۔ کئی آنسو ٹوٹ کر کتاب کا صفحہ بھگو گئے۔

اس کی توجہ کتاب پر بالکل بھی نہیں تھی لہذا لائبہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

Posted On Kitab Nagri

"سر! بازغہ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے میں اسے باہر لے جاؤں گی۔" لائبہ کی درخواست پر سر سیف نے کتاب سے سر اٹھایا اور عینک کے اوپر سے اسے دیکھا۔

"ہوں!" ان کے ہنکارا بھرتے ہی وہ اسے سہارا دے کر باہر لے آئی۔

گراؤنڈ میں بازغہ دل کھول کر روئی تو جیسے اس کی آنکھوں سے سمندر امڈ آیا۔ آتے جاتے اسٹوڈنٹس اسے عجیب نظروں سے گھورتے رہے اور وہ تماشا بنی بین کرتی رہی۔

لائبہ اسے چپ کروانے میں ہلکان ہوتی رہی۔

"میں پاگل ہو جاؤں گی یا پھر میرے دماغ کی کوئی رگ ضرور پھٹ جائے گی، آخر تم مجھے بتاتی کیوں نہیں کہ ہوا کیا ہے؟" لائبہ چیخ اٹھی۔

"لائبہ! وہ۔۔۔وہ کہتا ہے ک۔۔۔کہ یہاں سے چلا جائے گا۔۔۔لندن۔۔۔اپ۔۔۔اپنے بھائی۔۔۔کک۔۔۔کے پاس۔ پاکستان میں رکھا ہی کیا ہے۔ اسے میں نظر کیوں نہیں آتی لائبہ! کیا میں یہاں نہیں ہوں؟" اس نے ہچکیوں میں بمشکل بات مکمل کی۔

Posted On Kitab Nagri

"کون۔۔۔ حاشر۔۔۔؟ مجھے پہلے پتا تھا کہ اسی نے کوئی بات کی ہے جو تمہاری یہ حالت ہے۔" اسے تاؤ آیا۔ آخر یہ لڑکا کیوں اسے ہمہ وقت رلاتا رہتا تھا۔

"اوکے ریلکس! میں اس سے بات کرتی ہوں، تم پلیز! ٹینشن مت لو۔" لائبہ نے اس کے کپکپاتے ہاتھ پکڑے جو ٹھنڈے یخ ہو رہے تھے۔ اس کی پیشانی کو چھوا تو پسینے میں شرابور پیشانی بھی برف ہو رہی تھی۔

"بازغہ! تمہارا جسم بہت ٹھنڈا ہو رہا ہے۔ پلیز! سنبھالو خود کو۔" اس کی حالت ایسے خراب ہو رہی تھی جیسے حاشر واقعی اسے چھوڑ کر چلا گیا ہو۔

"مجھے بہت درد ہو رہا ہے لائبہ! بہت تکلیف ہو رہی ہے۔" اس کے دل میں درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔

"ریلکس! میں خبر لیتی ہوں اس کی۔"

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یاشاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

بازغہ نے دانستہ حاشر سے ملاقاتیں کم کر دیں۔ ان کے رشتے میں تناؤ آچکا تھا، وہ اس سے ملتی بھی تو کھنچی کھنچی سی رہتی۔ اس کا پھیکا لہجہ اور بجھا چہرہ حاشر سے مخفی نہیں تھا۔ وہ اس کے بدلے ہوئے رویے کی بابت اس سے پوچھ چکا تھا مگر اس نے ٹال مٹول کی پالیسی اپنائی۔

اس دن لائبہ نے حاشر کو جالیا اور اس کی خوب کلاس لی۔ حاشر سمجھنے سے قاصر تھا کہ لائبہ اسے اتنا طویل لیکچر کیوں دے رہی تھی۔

"میری دوست کو تکلیف مت دیا کرو، بہت نازک دل کی لڑکی ہے وہ، سہہ نہیں پاتی۔"

یہ آخری بات کہہ کر وہ یہ جا وہ جا ہو گئی۔ حاشر سوچ میں پڑ گیا، اس نے کیا کیا تھا؟

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"حاشر پلیز! مجھے تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانا۔" بازغہ نے مزاحمت کی۔

"صرف پندرہ منٹ! اس سے زیادہ وقت نہیں لوں گا تمہارا۔" اس کی درخواست پر وہ لب بھینچ کر رہ گئی۔

"امی پریشان ہوں گی۔" کچھ لمحوں کے توقف کے بعد وہ بولی۔

Posted On Kitab Nagri

"تم کوئی بہانا گھڑ لینا پلیز!" وہ براہِ راست اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگا جہاں شکوؤں کا انبار لگا تھا۔ آج اسے سارے گلے دور کرنے تھے۔

بازغہ اس خوش الحان سے کہاں بحث کر سکتی تھی لہذا وہ ہار گئی اور چپ چاپ اس کے ساتھ چل دی۔

یونیورسٹی آف ہو چکی تھی اور وہ گھر جانے کی بجائے اس کے ساتھ جا رہی تھی وہ جو طلسم گر تھا، ایک بازی گر۔۔۔ جس کے پاس جادو کرنے کے سو طریقے تھے۔ اپنی سحر زدہ آواز، میٹھے لہجے اور شراب آنکھوں سے وہ اسے قائل کر چکا تھا۔ وہ پور پور اس کے طلسم میں جکڑی جا چکی تھی۔

حاشر کے لبوں پر دل فریب مسکراہٹ تھی جب کہ بازغہ کا دل قابو سے باہر ہونے لگا تھا۔ وہ اسے ایک شاندار ہوٹل میں لایا جہاں کوئی نہیں تھا۔ وہ پر تعیش ہوٹل جس کی ہر شے اعلیٰ سے اعلیٰ تھی، بازغہ کی نگاہوں کو خیرہ کر گیا۔ اس نے حیران کن نظروں سے آس پاس دیکھا۔ سامنے لوازمات سے سجی میز کے گرد دو کرسیاں لگی تھیں۔ فضا میں اک معطر مہک رچی بسی تھی۔ اس کی طائرانہ نظریں ہر شے پر پڑنے کے بعد اس پر

Posted On Kitab Nagri

لوٹ آئیں۔ مسکراتا ہوا حاشر سیدھا اس کے دل میں اتر رہا تھا۔ ہر منظر جاذبِ نظر تھا۔ چاروں طرف سکون تھا، محبت تھی۔ اسے لگا جیسے دنیا میں کچھ باقی نہ رہا ہو، سوائے بازغہ اور حاشر کے۔

حاشر نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو وہ چونک گئی۔ کچھ پل اسے دیکھتے رہنے کے بعد اس نے اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا۔ اس کے ہاتھ میں لرزش تھی۔ حاشر نے اس کا ہاتھ تھاما اور اسے میز کے قریب لے جاکر کرسی پر بٹھا دیا اور خود وہاں سے چلا گیا۔ بازغہ کو اس پر اعتبار تھا، خود سے بھی زیادہ۔ سو وہ اس کا انتظار کر رہی تھی کہ یکدم لائٹ چلی گئی۔ ہر شے سیاہ رات ہو گئی۔ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دیا۔ بازغہ کے سینے میں دھڑکتا کمزور دل کانپنے لگا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بازغہ!" اسپاٹ لائٹ سے اس کا وجود روشنی میں نہا گیا۔ پکارنے والا بلاشبہ حاشر ہی تھا مگر وہ تھا کہاں؟ وہ اندھیرے کے باعث دیکھ نہیں سکی۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے یہ تو نہیں معلوم کہ تم میرے بارے میں کیا سوچتی ہو، ہاں مگر! میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ میں تمہارے بنا نامکمل ہوں۔ تمہیں کیا چیز میری طرف کھینچ لاتی ہے یہ اندازہ لگانا مشکل ہے مگر مجھے تمہاری آنکھوں نے اپنا پابند بنا دیا ہے۔ جب پہلی بار میں تم سے ملا تو مجھے یہ محسوس ہوا کہ تم ہی وہی لڑکی ہو جس کی سانسوں کا شور میری دھڑکنوں میں کہرام بپا کر دیتا تھا۔ یقین کرو کہ اس احساس نے میری جان میں جان ڈال دی تھی۔" وہ پتھر کی مورت بنی اسے سن رہی تھی۔ نجانے آج وہ کیا کہنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

"تمہارا یہ حیا میں لپٹا چہرہ مجھے دنیا و مافیہا سے بے خبر کر دیتا ہے۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ مجھے تم سے محبت ہے مگر میں دعوے کے ساتھ یہ ضرور کہتا ہوں کہ تم میری زندگی کی تمام تر تلخیوں میں ملنے والی ایک سکون آمیز ہوا کا وہ جھونکا ہو جو کسی بھی راہی کو منزل بھلا کر اسے نیند کی گہری وادی میں اتار دیتا ہے۔"

بازغہ کا عضو عضو کان بنا تھا، آنکھیں حیرتوں میں ڈوب گئیں اور پانی پلکوں کے کناروں پہ بہنے لگا۔ اسے یقین نہیں ہوتا تھا کہ آخر یہ معجزہ کیسے ہو گیا تھا؟ کیا واقعی ہیر کو اس کا رانجھا ملنے والا تھا؟ کیا شیریں اور فرہاد کی ادھوری کہانی مکمل ہونے جا رہی تھی؟ کیا سسی

Posted On Kitab Nagri

پنوں ہمیشہ کے لیے ایک ہو رہے تھے؟ کیا لیلیٰ مجنوں کی آبلہ پا محبت کو منزل مل گئی تھی؟

"بازغہ! ہمارا رشتہ دنیا کے تمام رشتوں سے بہت الگ ہے، میں چاہتا ہوں کہ ہم دونوں ایک ایسی کہانی لکھیں جسے صدیوں تک یاد رکھا جائے۔ بولو! میرا ساتھ دو گی نا؟"

وہ اس کے انتہائی قریب آچکا تھا۔ اس نے نظریں اٹھائیں تو اس کا محبتوں سے گندھا وجیہہ چہرہ بالکل سامنے تھا جس کی آنکھیں غزلیں سنا رہی تھی۔ سب کچھ نا قابلِ یقین تھا، نا قابلِ بیاں۔۔۔ !

حاشر نے اس کے آنسو اپنی انگلیوں پر چنے اور اسے سینے میں چھپا لیا۔ وقت رک گیا تھا یا شاید کئی صدیاں پیچھے چلا گیا تھا، اس دور میں۔۔۔ جہاں لوگ سچی محبتیں کیا کرتے تھے۔ وہاں کے باسیوں پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ ان دونوں کو ایک دوسرے میں کھو یا دیکھ کر انار کلی بین کرنے لگی۔ وہ بازغہ کو روکنا چاہتی تھی، اسے سمجھانا چاہتی تھی کہ محبت کسی کی سگی نہیں ہوتی۔ عشق کسی کا خیر خواہ نہیں ہوتا۔ یہ دیواروں میں چنوا دیا کرتا ہے۔ صحراؤں میں رول دیتا ہے۔ وہ چیختی رہی، چلاتی رہی مگر بازغہ نے اس

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

کی ایک بھی نہ سنی اور سنتی بھی تو کیسے، وہ محبوب کی آغوش میں تھی، آنکھیں بند کیے اس کے سینے پر سر رکھے، مدہوش! اک ایسی جگہ جہاں آوازیں سنائی نہیں دیتیں۔

☆☆☆☆☆

وہی دن تھے، وہی راتیں، وہی موسم اور وہی ساعتیں۔ لیکن بازغہ خود کو کسی اور ہی وقت میں پایا کرتی تھی۔ محبت اور عشق کا اک لطیف اور میٹھا سا قرار اس کے روم روم میں خوشی بن کر دوڑنے لگا تھا۔ اسے کسی شے کا ہوش نہیں تھا۔ بس حاشر اور بازغہ، بازغہ اور حاشر! یہ الفاظ وہ دنیا کے چپے چپے پر لکھ دینا چاہتی تھی مگر اس کے وہم و گمان میں نہیں تھا کہ کاتبِ تقدیر نے اس کے نصیب کے پہلے صفحے پر آنسو لکھے تھے اور آخری صفحے پہ ماتم۔ کہیں بھی اس کا اور حاشر کا نام ایک ساتھ نہیں لکھا گیا تھا۔

نہ ہاتھوں کی لکیروں میں، نہ ماتھے کی تقدیروں میں، وہ کہیں بھی اس کے ساتھ نہیں تھا اور وہ نادان لڑکی ہمہ وقت اس کے ساتھ رہتی۔ ہک ہاہ۔۔۔ کہیں کوئی جوگی مل جاتا تو اسے بتا بھی دیتا کہ حاشر کا ستارہ اس کے ستارے سے بہت دور تھا۔ لہذا اسے بھی اس سے دور رہنا چاہیے۔

Posted On Kitab Nagri

خیر! کسی کے کہہ دینے سے کیا فرق پڑتا تھا، وہ تو کسی کی نہیں سنتی تھی۔ جب حاشر بولتا تو کسی اور کے لفظوں کی کوئی اوقات نہ رہ جاتی۔ اس کی آنکھوں پر حاشر کے نام کی پٹی تھی اور ہاتھ میں "حاشر نامہ"! حقیقت دیکھنے سے انکاری وہ حاشر کے خواب دیکھ رہی تھی۔ سو قدرت نے بھی اس ہٹ دھرم لڑکی کو اس کے حال پر چھوڑ دیا تھا۔ حاشر کی رفاقت میں وقت بہت سہانا ہو گیا تھا۔ وہ اسے عبادت کی طرح چاہتی تھی اور یہی اس کی سب سے بڑی غلطی تھی۔

☆☆☆☆☆

حاشر نے بازغہ کے بعد اپنے دوستوں سے بھی دل کا حال کہہ ڈالا تھا۔ ان کے وجود زلزلوں کی زد میں لا کر وہ مزے سے مسکرا رہا تھا۔

"ارے یار! تو واقعی اس نک چڑی سے محبت کرتا ہے؟" ارسل ہونق بنا اسے دیکھ رہا تھا۔

"یار! کوئی ڈھنگ کی لڑکی تو چنتا۔" لو بھئی! سعد نے بھی ناک بھوں چڑھائی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہو گیا تم دونوں کا؟ دیکھو! میں بازغہ کے خلاف ایک لفظ بھی نہیں سنوں گا۔ وہ میری محبت اور آنے والے دنوں میں میرے گھر کی زینت اور تمہاری بھابھی بننے والی ہے۔ اس لیے بکواس کرنا بند کرو۔" حاشر نے دوٹوک لہجے میں کہا۔

"دیکھ! میں نہیں کہہ رہا تھا۔ یہ فلرٹ کر رہا ہے بازغہ کے ساتھ، شادی تو اس نے زینت سے ہی کرنی ہے۔" ارسل کو گویا تسلی ہوئی تو اس نے سعد کی اطلاع کے لیے عرض کیا۔ سعد کی ہنسی نکلی اور حاشر گڑبڑا گیا۔

"ابے! کون زینت؟ میں کسی زینت کو نہیں جانتا۔" حاشر تلملایا۔

"ہاہ۔۔۔! مطلب تو اس کے ساتھ بھی سیریئس نہیں ہے۔ یار! تجھے ہو کیا گیا ہے؟ تو پہلے تو ایسا نہیں تھا۔" ارسل کو بڑا شدید دھچکا لگا، وہ رو دینے کو تھا۔

"لاحول ولا قوۃ! تمہاری باتیں میری سمجھ سے بالاتر ہیں اور یہ واہیات الزامات تو اس سے بھی اوپر والی نشست پر براجمان ہوتے ہیں۔" حاشر کا منہ لال ٹماٹر ہو رہا تھا۔

"یار! پلیز مجھ سے اردو میں بات کرو، مجھے سمجھ نہیں آتی تمہاری یہ مشکل زبان۔" ارسل نے کہا۔

Posted On Kitab Nagri

"اوئے! حاشر نے تو اسے اپنے گھر کی عزت بنانے کی بات کی ہے، تو بتا! تو کس زینت کی بات کر رہا ہے؟" سعد کو تپ چڑھی۔

"اپنے ڈپارٹمنٹ والی زینت! جو اسے چھپ چھپ کے دیکھتی ہے۔" ارسل کا کانفیڈینس لیول دیکھنے لائق تھا۔

"توبہ ہے، وہ زینت نہیں آیت ہے۔" سعد نے رکھ کر ایک تھپڑ اس کی کمر پر جڑا۔ سارا کانفیڈینس دم دبا کر فرار ہو گیا جب کہ ارسل کھسیانا ہو کر رہ گیا۔

"او یار ارسل پلیز! بونگیاں مارنا بند کر۔" حاشر نے ہاتھ جوڑ لیے۔ "میں بازغہ سے فلرٹ نہیں کر رہا بلکہ اسی سے شادی کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔"

"مطلب تیری شادی کے بعد ہماری دوستی ختم؟" ارسل کا ہاتھ سیدھا اپنے دل پر پڑا۔

"لو! اب بھلا میری شادی سے تمہاری دوستی کا کیا تعلق؟" حاشر بولا۔

"تیری بیوی، مطلب ہونے والی بازغہ! وہ کبھی ہمیں گھسنے نہیں دے گی تیرے گھر۔"

سعد چپ چاپ اسے سن رہا تھا۔ جملے کی ترتیب کو نکال کر اس نے واقعی پتے کی بات کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"ہاں تو میری غیر موجودگی میں آؤ گے تو کیوں گھسنے دے گی بھلا؟" وہ مسکرایا۔ یہ احساس ہی فرحت بخش تھا، بازغہ سے شادی اور اس کے بعد کی زندگی!

"تو سمجھا اسے، مجھ سے نہیں ہو گا۔" ارسل نے سعد کو گھسیٹ لیا۔

"وہ لڑکی مردوں سے نفرت کرتی ہے، اس کے خیالات باقی تمام لڑکیوں سے مختلف ہیں۔ کیا تم واقعی اس کے ساتھ اپنی پوری زندگی گزارو گے جو تمہارے علاوہ تمہارے خاندان کے کسی بھی مرد کی عزت نہ کرے؟" سعد سنجیدگی سے گویا ہوا۔ اس کے سوال نے حاشر کو چند لمحوں کے لیے ٹھٹکنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"میں سنبھال لوں گا، وہ وہی کرے گی جو میں کہوں گا۔" اس نے اپنے اندر اٹھنے والے خدشوں کی نفی کرتے ہوئے سعد کو جواب دیا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

☆☆☆☆☆

"کچھ مرد عورت کو صرف ایک ببل گم سمجھتے ہیں کہ جب طلب ہوتی ہے کھا لیتے ہیں اور جب دل بھر تا ہے تو نکال کر پھینک دیتے ہیں۔ وہ صرف اسے اپنے نفس کی تسکین کے لیے استعمال کرتے ہیں اور بعدِ ازاں کسی ناپاک شے کی طرح چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ

Posted On Kitab Nagri

انہیں شادی کسی ایسی عورت سے کرنی ہوتی ہے جو پاک دامن ہو۔ یہ پکے پھل کی طرح گود میں آ گرنے والی عورتیں تو صرف ان کی تفریح کا سامان ہوتی ہیں۔ مرد ان سے دل بہلایا کرتے ہیں، وقت گزاری کیا کرتے ہیں۔ بیوی تو انہیں سگھڑ اور گھریلو قسم کی چاہیے ہوتی ہے۔ اور تو اور۔۔۔ اکثر مرد تو ایک طوائف سے بھی زیادہ گرے ہوئے ہوتے ہیں، شادی کے بعد بھی یہ مشاغل ترک نہیں کرتے، گھر والی اور باہر والی دونوں کو سنبھال رکھتے ہیں۔ رنگوں کی طرح عورتیں بدلنے والے یہ مرد درحقیقت بازاری ہوتے ہیں۔ "

وہ سر پھری لڑکی پٹر پٹر بولتے ہوئے لوگوں کے دلوں میں مردوں کے خلاف زہر بھر رہی تھی۔ اس کے لہجے میں اس قدر حقارت تھی کہ چہرے کے زاویے تک بگڑے ہوئے تھے۔ حاشر نے ہاتھ میں پکڑا موبائل بیڈ پر اچھال دیا۔

اس کا دماغ گرم ہو چکا تھا۔ بیڈ پر پڑے موبائل پر ویڈیو اب بھی چل رہی تھی اور یہ بازغہ کا واٹس ایپ اسٹیٹس تھا جو اس نے کچھ دیر پہلے اپلوڈ کیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

بازغہ مردوں سے اس قدر متنفر تھی اسے تو اب معلوم ہو رہا تھا۔ یقیناً وہ اس کے بارے میں بھی یہی عمدہ و عظیم خیالات رکھتی تھی۔ اس کے لیے حاشر کی ذات بھی ایسے ہی تمام مردوں جیسی تھی ورنہ وہ ایسی ویڈیو کبھی اسٹیٹس پر نہ لگاتی۔ حاشر کو اس پر بے پناہ غصہ آ رہا تھا۔ اس کی رگوں میں شرارے دوڑ رہے تھے۔ اعصاب چٹخ رہے تھے۔ وہ مرد ہو کر مرد کی توہین برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

پورے چھ گھنٹوں بعد جب اس کا غصہ کسی حد تک ٹھنڈا ہوا تو وہ واٹس ایپ کھول کر بازغہ کو پیغام لکھنے لگا۔

"اوہ۔۔۔ تو یہ ہیں مردوں کے بارے میں تمہارے خیالات اور تجربات۔۔۔! بہت خوب! تمہارا نظریہ جان کر بہت خوشی ہوئی۔ سو تمہیں مردوں سے خود کو محفوظ رکھنا چاہیے۔" بازغہ کچن کے کام میں بری طرح الجھی ہوئی تھی۔ صفیہ بیگم کی طبیعت خرابی کے باعث وہ کمرے میں آرام کر رہی تھیں، اس لیے کھانا آج اسے ہی پکانا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

آٹا گوند کر جب وہ کمرے آئی تو موبائل پر حاشر کا عجیب و غریب پیغام دیکھ کر چونک گئی۔ نجانے اس نے یہ جملے کتنی بار دہرائے۔ اسے یقین نہیں ہوتا تھا کہ یہ حاشر تھا جو اس سے اتنی گھٹیا بات کر گیا تھا۔

"تو یہ ہیں مردوں کے بارے میں تمہارے خیالات اور تجربات۔۔۔!" لفظ "تجربات" اسے کسی کوڑے کی مانند لگا تھا۔ اسے محسوس ہوا جیسے حاشر نے اسے گالی دی ہو۔ شاید وہ سمجھتا تھا کہ وہ ایسے مردوں کے ساتھ "تجربات" کرتی پھرتی تھی۔ بازغہ گہرے سکتے میں تھی۔ اسے اتنا برا لگا کہ وہ رو بھی نہ سکی۔ چپ چاپ ایک جواب لکھ کر اس نے موبائل وہیں کمرے میں چھوڑا اور خود کچن میں چلی آئی جہاں بہت سارا کام اس کا منتظر تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

حاشر کمرے میں بیڈ پر لیٹا موبائل چلا رہا تھا۔ اسکرین پر بازغہ کا نام جگمگا رہا تھا اور اس کے نیچے ننھا سا آن لائن لکھا تھا۔ وہ بڑی شدت سے اس کے جواب کا منتظر تھا۔ تبھی موبائل پر پیغام موصول ہونے کی گھنٹی بجی اور بازغہ کا میسج پڑھ کر اسے یقین نہ آیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرے پاس بہت ہی دلچسپ جواب ہے تمہاری اس بات کا لیکن وہ کافی تفصیلی ہے، سو میں جواب نہیں دے رہی کیوں کہ میں فارغ نہیں ہوں، سوری!" غصے میں لکھا گیا جواب سچ ہی تھا مگر حاشر نے اسے کسی اور رنگ میں لیا۔

"جن سے بات کرنے کا انتظار رہتا ہو ان کا میسج آئے اور آپ کے پاس جواب دینے کے لیے ٹائم نہ ہو، بڑی عجیب بات ہے۔ لکھا تو میں نے بھی ابھی مختصر تھا۔ چاہتا تو اچھا خاصہ لیکچر جھاڑ سکتا تھا مگر خیر چھوڑو! ویسے جس طرح کا تم نے اسٹیٹس لگایا ہے اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ تمہیں مردوں سے محفوظ رہنے کی ضرورت ہے۔ اور ہاں! مجھے جواب چاہیے بھی نہیں، شکریہ!" ایسا جلا کٹا جواب لکھ کر وہ اوندھے منہ بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔ اس کا دماغ اور موڈ سب خراب ہو چکا تھا۔

بازغہ نے کھانا صفیہ بیگم کو ان کے کمرے میں دے دیا تھا۔ اس کی اپنی تو بھوک ہی مر گئی تھی، حاشر کے لفظ جو کھا لیے تھے۔ بہر حال وہ کمرے میں آئی تو حاشر کا میسج پڑھ کر وہ ایک بار پھر کلس گئی۔

"اوہ۔۔۔ ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی!" لکھ کر بھیج دیا، کچھ دیر بعد پھر ٹائپ کیا۔

Posted On Kitab Nagri

"میرا اسٹیٹس کیا شو کر رہا ہے مجھے اچھی طرح پتا ہے۔ بہر حال میں نے تمہیں ٹیگ نہیں کیا تھا۔ "

موبائل گود میں گرا کر وہ رونے بیٹھ گئی۔ یہ خوش الحان سا شخص آج لفظوں کے تیر کیوں چلا رہا تھا اور تیر بھی ایسے نوکیلے جو سیدھا دل میں پیوست ہو رہے تھے۔

☆☆☆☆☆

اگلی صبح وہ یونیورسٹی نہیں جا سکی کیوں کہ اسے بخار تھا۔ ساری رات حاشر کی باتوں نے اسے سونے نہیں دیا اور وہ انگاروں پر لوٹتی رہی تھی۔ لہذا وہ فجر کے وقت سو گئی تھی۔

صفیہ بیگم نو بجے کے قریب اس کے کمرے میں آئیں تو اسے بیڈ پر خوابِ خرگوش کے مزے لوٹتے دیکھ کر واپس مڑ گئیں۔ ان کا خیال تھا کہ شاید اسے گھر کے کاموں نے تھکا دیا تھا مگر حقیقتاً اسے حاشر کی باتوں نے الجھا دیا تھا، رلا دیا تھا۔

دوپہر کے قریب اس نے موبائل آن کیا اور مگر حاشر کا لاسٹ اسین وہی تھا جو کل رات کو تھا۔ اسے تشویش ہونے لگی۔ جو بھی ہو یہ شخص اسے دل و جان سے پیارا تھا۔ وہ

Posted On Kitab Nagri
اس کی بے رخی نہیں سہہ سکتی تھی۔ وہ خود کو کوس رہی تھی کہ نجانے کیسی منحوس گھڑی تھی جب اس نے ایسا اسٹیٹس اپلوڈ کرنے کا سوچا تھا۔

ظاہر ہے وہ تو یہی سمجھا تھا کہ شاید باز غہ یہ سب اسے کہہ رہی ہے۔ حالاں کہ ایسا کچھ نہیں تھا۔ اس کی نظروں میں وہی تو معتبر تھا۔ دنیا کے تمام مخالف جنسوں میں اسے حاشر ہی تو مکمل "مرد" لگتا تھا۔ وہی اس کے لیے قابلِ اعتبار تھا، قابلِ عشق تھا۔

"حاشر! میں نے جو اسٹیٹس لگایا تھا اس میں تمہیں ٹیگ نہیں کیا تھا۔ وہ تمہارے لیے تھا ہی نہیں۔ دیکھو! اگر تمہیں میری بات بری لگی ہو تو آئم سوری پلیز! مجھے معاف کر دو۔ رات کو میں واقعی فارغ نہیں تھی ورنہ بات کرتی اور مجھے غصہ بھی آیا تھا تمہاری بات پر جو تم نے میرے نظریات اور تجربات پر بات کی مگر سچ تو یہ ہے کہ تم ہی میری زندگی میں آنے والے وہ پہلے مرد ہو جس نے مجھے جینا سکھایا ہے۔ "

اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکان تھی۔ حاشر اس کے لیے سب کچھ تھا۔ اس کی زندگی کا حاصل، دنیا میں ہی مل جانے والی جنت تھا وہ۔ پیغام حاشر کو موصول ہو چکا تھا مگر اس

Posted On Kitab Nagri

نے پڑھنے کی زحمت نہیں کی تھی۔ گھنٹہ بھر بعد اس نے دیکھا لیکن پھر بھی کوئی جواب نہیں لکھا۔

☆☆☆☆☆

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

www.kitabnagri.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

Posted On Kitab Nagri

تیرا رابطہ میری ہر دوا

یہ دوا ملے تو میں ٹھیک ہوں

یونیورسٹی میں وہ ہر طرف اسے ڈھونڈتی پھر رہی تھی مگر وہ نہ ملا، اس لیے مایوس ہو کر وہ واپس آگئی۔ اب اسے نئی فکر ستائے جا رہی تھی کہ نجانے حاشر اسے جواب کیوں نہیں دے رہا تھا۔ اس کی جان پر بن آئی تھی۔ فری پریڈ میں وہ دوبارہ بزنس ڈیپارٹمنٹ گئی تو اسے باغ میں سنگی بینچ پر وہ بیٹھا ہوا مل گیا۔ وہ بھی اس کے پاس جا بیٹھی۔

"حاشر! تم نے میرے میسج کا جواب نہیں دیا۔"

"کیا جواب دوں؟ تم نے تو مجھے بولنے کے قابل ہی نہیں چھوڑا۔"

"اللہ! ایک اسٹیٹس ہی تو تھا بس! تم نے اسے دماغ پر سوار کیوں کر لیا ہے؟" وہ جھنجھلا اٹھی۔

"وہ محض ایک اسٹیٹس نہیں بلکہ تمہاری سوچ تھا بازغہ!"

Posted On Kitab Nagri

"مگر میں کہہ چکی ہوں کہ تمہیں ٹیگ نہیں کیا گیا تھا۔"

"بات یہ نہیں ہے کہ تم نے مجھے ٹیگ کیا تھا یا نہیں، بات یہ ہے کہ مردوں کے بارے میں تمہارا نظریہ غلط ہے۔"

"پھر وہی بات! میں دوسرے مردوں کے بارے میں کیا سوچتی ہوں تمہیں یہ نہیں سوچنا چاہیے۔ تمہیں صرف اس بات سے غرض ہونی چاہیے کہ میں تمہارے بارے میں کیا سوچتی ہوں۔"

"نہیں بازغہ! میں تمہاری بات سے متفق نہیں ہوں۔ اگر تم مجھے اچھا اور بہترین سمجھو اور میرے بھائی کے بارے میں تمہارے نظریات ایسے ہوں تو مجھے فرق پڑے گا۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ شادی کے بعد میں گاؤں یعنی اپنی حویلی میں رہنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور وہاں صرف میں نہیں رہوں گا بلکہ میرے والد صاحب، تایا جان، ان کے بچے اور میرے تینوں بھائی بھی اپنی اپنی فیملیز کے ساتھ رہیں گے۔ کیا تم ان سب کے بارے میں بھی ایسا ہی سوچو گی؟"

"میں اس حویلی میں نہیں رہوں گی حاشر!"

Posted On Kitab Nagri

"یعنی تم میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتی؟"

" میں نے یہ کب کہا؟میں تو صرف اتنا کہہ رہی ہوں کہ میں تمہارے خاندان کے ساتھ نہیں رہوں گی۔"

"لیکن میں تو اپنا خاندان نہیں چھوڑ سکتا۔البتہ تمہیں مردوں کے متعلق اپنے نظریات بدلنے ہوں گے۔"تحکمانہ لہجہ۔

"پھر وہی بات!تم کیوں مجھے اپنی سوچ کے مطابق ڈھالنا چاہتے ہو؟"

"کیوں کہ یہ ضروری ہے ہمارے مستقبل کے لیے۔"

"صاف لفظوں میں کیوں نہیں کہتے کہ میں تمہارے قابل نہیں ہوں؟"

"بات کا بتنگڑ مت بناؤ بازغہ!ہوش کے ناخن لو۔میں صرف تمہارے نظریات۔۔۔"

" نظریات۔۔۔نظریات۔۔۔آخر کیا ہیں میرے نظریات؟پلیز حاشر!اب اس ٹاپک پر میں مزید بحث نہیں کرنا چاہتی۔بات کو یہیں ختم کرو۔"

"ٹھیک ہے،جاؤ!مجھے مزید کوئی بات نہیں کرنی۔"وہ بنچ سے اٹھ کھڑا ہوا اور ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں گھسائے۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے کبھی کوئی نہیں سمجھ سکا حاشر! کاش تم تو سمجھ جاتے۔" اس کے دل میں درد اٹھا۔

"تم مجھے میری سوچ پر چھوڑ دو۔ "

"چھوڑ دیا اور کچھ ؟" وہ تلخی سے مسکرائی۔ حاشر کے دل پر گھونسا پڑا۔

"میں بات نہیں کرنا چاہتا۔" وہ بالوں کو بے بسی سے ہاتھوں میں پھنسائے رخ موڑ گیا تھا۔

یکلخت ہی وہ بھونچکاں رہ گئی۔ اسے لگا اس کے کانوں میں سیسہ انڈیل دیا گیا تھا۔ وہ پتھر کی بت بنی وہیں منجمد ہو گئی۔

"پلیز! گو، آئی ڈونٹ وانٹ ٹو ٹاک۔" کرب کی انتہا پر کھڑا وہ بڑے دل گردے سے کہتے ہوئے اس کی سماعتوں میں صور پھونک رہا تھا۔ یہ لفظ بازغہ کے دل پر تیزاب بن کر گرے تھے جب کہ دماغ پر کوڑے برسا رہے تھے۔ سکتے و صدمے کی ملی جلی کیفیت میں وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس دیوانی لڑکی کا چہرہ اس وقت تمام تر حیرتوں سے ششدر تھا۔ تبھی اس کا دل زور سے دھڑکا اور دماغ نے اس کے لب و لہجے کی تصدیق کی تو اس

Posted On Kitab Nagri

کی آنکھوں میں بے یقینی ہلکورے لینے لگی جب کہ پتلیوں میں اس طلسم گر کا چہرہ ڈبڈبا گیا۔

وہ مڑا تو اسے مراقبے میں کھڑا دیکھ کر عالمِ طیش میں ہوا کی سی تیزی سے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد وہ وہیں ڈھے گئی۔ یہ کیسی سزا دے گیا تھا وہ؟ اگر وہ اس سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا تو اس کی آواز سنے بغیر وہ کہاں رہ سکتی تھی بھلا۔۔ !

☆☆☆☆☆

نہ کوئی آندھی آئی تھی نہ طوفان، پھر بھی بازغہ کی خوشیاں نجانے کون کہاں اڑا لے گیا تھا۔ آج کل اس کی حالت مردوں سے بدتر تھی۔ چہرے پر زردی اور طبیعت میں زمانوں کی بیزاریت تھی۔ ایک ہفتہ ہو چکا تھا، حاشر نے اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔ نہ فون کیا، نہ ہی میسج۔ یونیورسٹی میں بھی وہ اسے مکمل نظر انداز کر رہا تھا۔ بازغہ تو مانو بالکل ویران ہو گئی تھی، شکستہ اور ہزیمت خوردہ۔ اس کی ہنسی، قہقہے، باتیں۔۔۔ سب ختم ہو گیا تھا۔ سماعتیں حاشر کی آواز سننے کو ترس گئی تھیں مگر وہ ستم گر ایسا تھا کہ بول کے ہی نہیں دے رہا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ان لبوں نے نہ کی مسیحائی

ہم نے سو سو طرح سے مر دیکھا

وہ سارا دن یونیورسٹی میں بزنس ڈپارٹمنٹ کے اکلوتے گراؤنڈ میں بیٹھ بیٹھ کر واپس آ جاتی۔ اسے اپنی کلاسز کا کوئی ہوش نہیں تھا۔ بس وہ حاشر کی راہ تکتی رہتی۔ گھر جا کر وہ سارا ٹائم واٹس ایپ اور میسنجر پر آن لائن رہتی کہ شاید اس کا کوئی پیغام آئے مگر دن گزر جانے پر یہ محض دیوانے کا خواب ثابت ہوتا۔ گویا وہ سارے تعلق توڑ چکا تھا اور بازغہ کے لیے بھری دنیا میں جینا دوبھر ہو گیا تھا۔ سانسیں اب اس کے لیے بوجھ سے زیادہ کچھ نہ تھیں۔ کھانا پینا بھی چھوڑ چکی تھی۔ اس کی شوخیاں حاشر کے لاتعلق ہوتے ہی ختم ہو گئی تھیں۔ زندگی کھنڈر ہو کر رہ گئی تھی، بالکل ایک سنسان جزیرہ!

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں بات نہیں کرنا چاہتا۔ "

حاشر نے صرف ایک مرتبہ کہا تھا مگر اسے یہ جملہ دن میں ہزاروں مرتبہ سنائی دیتا۔ یہ لفظ اسے چابک کی طرح لگتے اور وہ رو رو کر آدھی رہ جاتی۔ یہ جملہ اسے رات کو سونے بھی نہیں دیتا تھا۔ کانوں میں سرگوشیوں کی مانند گونجتا تو وہ پھڑک کر اٹھ بیٹھتی۔ ہر جگہ

Posted On Kitab Nagri

،ہر کمرے، ہر گلی سے اسے یہ فقرہ سنائی دیتا تھا۔ یہ لفظ اس کی قبر بن گئے تھے جس میں وہ ہر پل دفن ہوتی تھی۔ وہ روز خود کو پور پور سیتی اور روز یہ لفظ اسے ادھیڑ کر رکھ دیتے۔

کسی کی آواز تھی ہمارا علاج

یہ جانتے ہوئے بھی کوئی چپ تھا

اس کے لب گواہ تھے کہ جس دن سے حاشر نے اس سے بات کرنا چھوڑی تھی اس دن سے وہ بولنا بھول گئی تھی۔ اس کی نس نس سے حاشر حاشر کی صدائیں آتی تھیں اور وہ ان صداؤں میں گھلتی جا رہی تھی، مٹتی جا رہی تھی۔

☆☆☆☆☆

آج اپنی آواز سنا دو

صبر پھر کبھی آزما لینا میرا

Posted On Kitab Nagri

آج پھر وہ اس کے ڈپارٹمنٹ کے باہر چکرا رہی تھی جب وہ کلاس سے باہر نکلا۔ حیرت تو اس بات پر تھی کہ اس نے ایک اچٹتی نگاہ بھی اس پر ڈالنا گوارا نہ کی۔ ارسل اور سعد کے ساتھ خوش گپیاں کرتا آگے نکل گیا۔

بازغہ کی ڈبڈبائی آنکھوں نے دور تک اس کا تعاقب کیا۔ اسے یقین تھا کہ وہ ایک بار مڑ کر ضرور دیکھے گا مگر یہ بھی جھوٹی تسلی کے سوا کچھ نہیں تھا۔ اس کے اندر کرچیاں بکھر رہی تھیں۔ دل اس قدر اہانت پر دھاڑیں مار رہا تھا۔ وہ مردہ قدموں سے چلتی گراؤنڈ تک آئی اور وہیں بنچ پر ڈھے گئی۔

"واٹ دا ہیل بازغہ؟ اگر یونیورسٹی آ ہی گئی ہو تو کوئی کلاس بھی لے لو، پچھلے ایک ہفتے سے تم نے کوئی کلاس اٹینڈ نہیں کی۔ تم ایک لائق فائق اسٹوڈنٹ ہو، کم از کم اپنی پوزیشن کا تو خیال کرو۔ کتنا حرج ہو رہا ہے پڑھائی کا۔ تمہاری انہی مشکوک حرکتوں کی وجہ سے سب تم سے سوال کرتے ہیں اور پھر تمہیں غصہ آتا ہے۔" بازغہ اس کی باتیں سن کر بھی ان سنی کر گئی۔ اس نے مڑ کر اسے دیکھا بھی نہیں، وہ بس آنکھیں نیچے جمائے آنسو بہا رہی تھی۔

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"بازغہ!" لائبہ گھوم کر اس کے سامنے آئی اور اسے ٹسوے بہاتے دیکھ کر جہاں کی تہاں رہ گئی۔

"تم رو رہی ہو، کیوں؟" وہ اس کے سامنے دوزانوں بیٹھ گئی۔

"حاشر سے لڑائی ہوئی ہے؟" مختلف قیاس آرئیاں کرنے میں تو وہ ماہر تھی۔ اس نے اسے بازو سے پکڑا تو وہ کٹے ہوئے شہتیر کی مانند اس کے سینے سے آلگی۔ بازغہ کے رونے میں شدت آگئی جب کہ لائبہ یکدم ہراساں ہوگئی۔

"با۔۔زغہ! پلیز چپ ہو جاؤ، میں ابھی خبر لیتی ہوں اس حاشر کے بچے کی۔" اس نے تسلی دی۔

"مم۔۔۔ مجھے لگا تھا کہ وہ صرف مجھ سے بات نہیں کرنا چاہتا لیکن وہ تو مجھے دیکھنا بھی نہیں چاہتا۔ لائبہ! اسے کہو نا مجھے معاف کر دے۔ وہ جو کہے گا میں کرنے کے لیے تیار ہوں۔ میں ساری عمر باندی بن کر رہوں گی اس کی حویلی میں، اس کے باپ بھائیوں کو سر آنکھوں پر بٹھاؤں گی۔ بس ایک بار واپس آجائے۔ مجھ سے بات کرے، اسے کہو

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

نا!" اس کی باتوں نے لائبہ کا کلیجہ چیر دیا تھا۔ وہ اس شخص کے عشق میں اس قدر فنا ہو چکی تھی کہ اپنا کوئی ہوش نہیں رہا تھا۔ باوجود ضبط کے لائبہ کی آنکھیں بھر آئیں۔

وہ اسے یونیورسٹی سے اپنے گھر لے گئی۔ وہاں اسے زبردستی کھانا کھلایا اور پھر اسے گھر ڈراپ کرنے کے بعد واپس آئی۔ بزنس ڈپارٹمنٹ میں اسے حاشر دوستوں کے ساتھ کھڑا دکھائی دیا۔ اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اور جا کر اس کا گریبان پکڑ لیا۔

"کیا سمجھتے ہو تم اپنے آپ کو؟ کوئی فرشتہ ہو، آسمان سے اترے ہو یا کسی لازوال ریاست کے بادشاہ ہو، کیا ہو تم؟ "

"یہ کیا بدتمیزی ہے؟" حاشر نے ایک جھٹکے سے اپنا گریبان چھڑوایا۔ ارسل اور سعد نے بھی تیوری چڑھائی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا بات ہے، لائبہ! کیوں شور مچا رہی ہو؟" سعد نے مداخلت کی۔

"آئندہ اگر تم نے بازغہ کا دل دکھایا تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔" اس نے شہادت کی انگلی دکھا کر اسے وارن کیا اور تن فن کرتی واپس ہو لی۔

Posted On Kitab Nagri

حاشر سر جھکائے کھڑا تھا۔ جب اس نے نظریں اٹھائیں تو سرخ آنکھوں میں نمی تھی۔ ارسل اور سعد نے سوالیہ نگاہیں اس پر مرکوز کیں تو وہ کچھ کہے بنا چلا گیا۔ قسمت نے اسے بہت بری طرح پچھاڑا تھا۔ اس کا حال کسی زندہ انسان جیسا نہ تھا۔ بازغہ کی چاہت اور فریب نے اس کا گلا گھونٹ دیا تھا۔

☆☆☆☆☆

آواز تیری مجھ میں پھر جان ڈال دے گی

تو برا اگر نہ مانے تجھے ایک کال کر لوں؟

پورے پانچ دن بعد وہ یونیورسٹی آئی تھی۔ ساتواں سمسٹر چل رہا تھا، پراجیکٹ آچکا تھا اور اسٹوڈنٹس اسائمنٹس کو لے کر کافی مصروف تھے مگر اسے کسی "پراجیکٹ" نامی شے سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔

اس کی بے قرار نگاہیں بزنس ڈپارٹمنٹ کی چھت پر ٹکی تھیں جہاں اکثر حاشر اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑا دکھائی دیتا تھا۔ البتہ آج یہ جگہ خالی تھی۔ وہاں دبیز خاموشی چھائی تھی، حاشر نہیں تھا تو اسے لگا وہ اس دنیا میں زندہ بچ جانے والی آخری انسان تھی۔

Posted On Kitab Nagri

قدرت نے کانوں کو تو ترسا ہی دیا تھا مگر آج سے شاید اس کی آنکھیں بھی ترس جانے والی تھیں۔

☆☆☆☆☆

"بازغہ سے ناراض ہو؟" سعد اس کے بغل والی کرسی سنبھال گیا۔

"نہیں، میرا اس سے ایسا کوئی تعلق نہیں رہا اب۔ ویسے بھی کل میری فلائیٹ ہے اور میں لندن جا رہا ہوں بھیا کے پاس۔" ضبط ہی ضبط تھا، لہجے اور جذبات پر بھی، چہرے اور آنکھوں پر بھی۔ www.kitabnagri.com

"لیکن تم تو ڈگری مکمل ہونے کے بعد جانے والے تھے، نہیں؟" سعد بے یقین تھا۔

"ہاں مگر اب ارادہ بدل لیا ہے۔" حاشر نے سر جھکا لیا۔

"مجھے تو تم پورے کے پورے بدلے ہوئے نظر آ رہے ہو۔" کھوجتی و جانچتی نگاہیں حاشر پر مرکوز تھیں۔

"ہمم۔۔۔ کچھ فیصلے کر لیے ہیں طبیعت پر جبر کر کے، دل کو سمجھانے میں تھوڑا وقت تو لگے گا۔" اس کا صرف دل نہیں ٹوٹا تھا، وہ خود ٹوٹ گیا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"تم پاگل تو نہیں ہو گئے حاشر؟" یہ سب ٹھیک نہیں تھا۔

"نہیں، اب تو عقل آگئی ہے مجھے۔" دوٹوک بات۔

"بازغہ سے کیا کہا تم نے؟" سعد اسے شاکی نظروں سے گھورنے لگا۔ ارسل بھی اسی وقت وہاں آبیٹھا تھا۔ www.kitabnagri.com

"اونہوں! کچھ خاص نہیں کہا، بس چھوڑ دیا ہے اسے۔" ہاتھوں پر بکھری لکیروں کے جال کو دیکھتے ہوئے وہ تلخی سے مسکرایا۔

"کیا؟" سعد کی آنکھیں کھل گئیں۔

"واہ! اس خوشی میں ہمیں پارٹی دو۔ اچھا ہوا اس سر پھری لڑکی سے تمہاری جان چھوٹ گئی۔" ارسل نے بڑا جاندار قہقہہ لگایا۔

"بکواس بند کرو اپنی۔ اور تم۔۔۔ ہوش میں تو ہو، یہ کیا اول فول بک رہے ہو۔ مانا کہ وہ لڑکی کچھ عجیب سی ہے مگر اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ اسے چھوڑ دیا جائے۔ اگر تمہیں اس کی کوئی بات بری لگتی ہے تو اسے تم بعد میں بدل سکتے ہو۔ اپنے رنگ میں ڈھال سکتے

Posted On Kitab Nagri

ہوا سے، لڑکیاں تو ویسے بھی ہر طرح کے ماحول میں ایڈجسٹ ہو جاتی ہیں۔" اس نے ارسل کو ڈپٹا اور پھر حاشر کو سمجھایا۔ www.kitabnagri.com

"وہ ان لڑکیوں میں سے نہیں تھی سعد! اور اب میں مزید تمہارا لیکچر سننے کے موڈ میں نہیں ہوں۔ سو پلیز یہ بازغہ نامہ بند کرو۔ صرف آج اور کل کا دن ہے میرے پاس، کل رات کو میں لندن چلا جاؤں گا البتہ تمہارے پاس تو ساری زندگی پڑی ہے کرتے رہنا اس کی باتیں مگر میرے سامنے نہیں۔" وہ فیصلہ کن انداز میں کہہ کر جا چکا تھا۔

"اس کا دماغ خراب ہو گیا ہے اور کچھ نہیں۔" سعد بڑبڑایا۔

☆☆☆☆☆

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مجھے اس کی آواز کا مرہم چاہیے

اسے کہو نا! میرے نام پکارے

Posted On Kitab Nagri

"میرا دل پھٹ رہا ہے لائبہ! میں نے اسے کتنے دنوں سے نہیں دیکھا۔ آنکھیں فریاد کر کر کے تھک چکی ہیں۔" بازغہ فون پر اس سے محوِ گفتگو تھی۔

"بس! بہت ہو گیا بازغہ! اب تم اس بے وفا شخص کا نام نہیں لو گی۔ حد ہوتی ہے پاگل پن کی بھی، بھول جاؤ اسے اور چِل کرو۔" لائبہ کو غصہ آیا۔

"ہک ہاہ۔۔۔ یہ تو مر کر بھی ممکن نہیں۔ اور ہاں! وہ بے وفا نہیں ہے بس تھوڑا سا سنگ دل ہے۔ مجھے امید ہے وہ جلد ہی لوٹ آئے گا میرے پاس۔" وہ زخمی سا ہنسی۔

"خود کو جھوٹی تسلیاں مت دو بازغہ! یہ عشق بہت بے رحم ہوتا ہے، جب عرش سے گراتا ہے نا تو پاتال میں بھی جگہ نہیں ملتی۔" وہ از حد سنجیدہ تھی۔

"جانتی ہوں سب، آہ۔۔۔!" اس کی کراہ نکل گئی۔

"کیا ہوا؟" لائبہ کا دل دھڑکا۔ www.kitabnagri.com

"دل میں درد۔" وہ نم آنکھوں سے مسکرائی۔

"ہوش کرو بازغہ! کیسی باتیں کرتی ہو۔" اس نے اسے جھڑکا۔

Posted On Kitab Nagri

"جھوٹ نہیں بول رہی۔ واقعی دل میں درد ہوتا ہے بہت۔" اس کے آنسو رخساروں پر بہہ نکلے تھے۔ وہ بمشکل لہجہ ہموار رکھے ہوئے تھی۔

"جب تم حاشر کو دل سے نکال دو گی نا پھر درد نہیں ہوا کرے گا۔ "

☆☆☆☆☆

رات کو سوتے ہوئے اچانک اس کی آنکھ کھل گئی۔ دم گھٹنے لگا تھا سو وہ اٹھ کر بالکنی میں چلی آئی۔ ٹھنڈی ہوا میں سانس لیا مگر بے چینی تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی۔ آنسو ٹپ ٹپ بہنے لگے تھے۔

کسی کی خاطر قرار کھونا

کوئی سنے گا تو کیا کہے گا

تمہارا راتوں کو اٹھ کے رونا

کوئی سنے گا تو کیا کہے گا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

رات کے بارہ بج رہے تھے، اس نے موبائل اٹھایا اور کپکپاتے ہاتھوں سے سعد کا نمبر ملایا۔ حاشر نے سم بدل لی تھی۔ فیس بک پر بھی آن لائن نہیں ہوتا تھا۔ شاید اس نے دوسری آئی ڈی بنالی تھی۔ اس لیے اس سے رابطہ ممکن نہ رہا تھا۔

"ہیلو!" فون اٹھالیا گیا۔ www.kitabnagri.com

"سعد بھائی! میں بازغہ بول رہی ہوں۔"

"خیریت؟" اسے بہت حیرانی ہوئی۔

"کیا آپ مجھے حاشر کا نمبر دے سکتے ہیں، پلیز؟" اس نے التجا کی۔

"کیا کریں گی اب اس کا نمبر لے کر؟" لہجہ تھکن آمیز تھا۔

"میں اس سے بات کرنا چاہتی ہوں پلیز! دے دیں سعد بھائی! دل بہت گھبرا رہا ہے۔"

وہ مچلی۔ سعد نے محسوس کیا کہ یہ وہ بازغہ نہیں تھی جس کی ناک پر ہر دم غصہ رہتا تھا،

Posted On Kitab Nagri

جسے مردوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں تھی۔ یہ تو۔۔۔ یہ تو کوئی اور بازغہ تھی، حاشر کی بازغہ!

"ہوں۔۔۔ مگر فی الحال تمہاری اس سے بات نہیں ہو سکے گی کیوں کہ وہ پاکستان میں نہیں ہے۔"

آنکھوں میں خواب ٹوٹ کر بکھرے، ہونٹ کپکپا کر رہ گئے اور دل نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔ www.kitabnagri.com

بھنور میں تم ہم کو چھوڑ آتے

یونہی محبت کا راز رہتا

لا کے ساحل پہ یوں ڈبونا

کوئی سنے گا تو کیا کہے گا

"میں دس بجے اسے ایئرپورٹ پر چھوڑ کر آیا تھا۔ ابھی ابھی اس کی فلائیٹ تھی۔ جہاز لندن کے لیے پانچ منٹ پہلے ہی روانہ ہوا ہے۔"

Posted On Kitab Nagri
بس بازغہ کی تاب یہیں تک تھی اور شاید اس کی زندگی کی بھی۔ پہلے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر گرا اور پھر وہ بھی پورے قد سے آگری۔ کوئی ملک چھوڑ کر گیا تھا تو کوئی دنیا۔

☆☆☆☆☆

وہ کر نہیں رہا تھا میری بات کا یقیں
پھر یوں ہوا کہ مر کے دکھانا پڑا مجھے

اگلی صبح کا سورج اپنے ساتھ ماتم لایا تھا۔ صفیہ بیگم کے گھر سفید چادریں بچھی تھیں اور وہ نوجوان کھلتی ہوئی کلی سفید جوڑے میں ملکِ عدم سدھار رہی تھی۔ ہر کوئی نوحہ کناں تھا۔ لائبہ، سعد اور ارسل سمیت یونیورسٹی کے دیگر طلبا بھی اس کا آخری دیدار کرنے آئے تھے۔ نہیں آیا تو وہ ستم گر، وہ جادوگر، وہ طلسم گر جو اس سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا یہاں تک کے وہ منوں مٹی تلے دب گئی۔ پوسٹ مارٹم رپورٹ کے مطابق بازغہ دل کی مریضہ تھی، اسے عارضۂ قلب لگ گیا تھا۔ ڈاکٹرز کا کہنا تھا کہ اچانک اسے کوئی ایسی خبر دی گئی تھی جو وہ برداشت نہیں کر پائی اور دل کا دورہ اس کی جان لے گیا۔

Posted On Kitab Nagri

غیروں میں بٹتی رہی تیری گفتگو کی چاشنی

تیری آواز جن کا رزق تھا وہ فاقوں سے مر گئے

☆☆☆☆☆

لائبہ کی شادی ہوئی تو وہ پاکستان سے کوچ کر گئی۔اس کا شوہر ناصر لندن کا باسی تھا۔ناصر کے تین بھائی اور تھے۔تیسرے نمبر والا باقر اس کے ساتھ قیام پذیر تھا اور چوتھے نمبر والا یاسر پاکستان میں اپنے گھر یعنی حویلی کا مقیم تھا۔ایک بھائی زندگی سے ناطہ توڑ گیا تھا۔ اس کا نام حاشر تھا۔اسے یونیورسٹی میں ریاضی ڈپارٹمنٹ کی ایک لڑکی سے محبت ہو گئی تھی اور یہی محبت اس کے لیے جان لیوا ثابت ہوئی۔

لائبہ چونک اٹھی۔ناصر اسے جو کہانی سنا رہا تھا اس میں موت تو بازغہ کا مقدر بنی تھی تو پھر حاشر کیسے ؟اس کا دل بے قرار ہوا اور وہ اٹھ کر باہر چلی آئی۔موبائل نکال کر ایک جانا پہچانا نمبر ملانے لگی۔یہی وہی نمبر تھا جس کو ملا کر حاشر اپنے روٹھے دوست سعد کو منانا چاہتا تھا مگر کال سعد کے بجائے بازغہ کو جا ملی تھی اور یہیں ایک کہانی نے جنم لیا تھا، بازغہ اور حاشر کی کہانی نے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

"ہیلو!" برسوں بعد لائبہ نے سعد کی آواز سنی تھی۔

"میں لائبہ بات کر رہی ہوں سعد "!

"سوری! میں نے پہچانا نہیں۔ "

"بازغہ کی دوست، لائبہ!" اس کا دل بھر آیا۔ بازغہ کو کون بھول سکتا تھا۔ سعد ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔ بازغہ کا نام اسے اس کے جگری یار حاشر کی یاد دلاتا تھا۔

"جی کہیے! کیسے فون کیا؟" کچھ توقف کے بعد اس نے پوچھا۔

"کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ حاشر کہاں ہے؟" اس نے آنسوؤں کا گلا گھونٹ کر نم لہجے میں سوال کیا۔ www.kitabnagri.com

"وہیں جہاں بازغہ ہے۔ محبت ہی اتنی کرتے تھے دونوں، ایک دوسرے سے دور رہ ہی نہیں سکے۔" گلوگیر لہجے پر لائبہ کی آنکھیں جل تھل ہو گئیں جب کہ وہ کہہ رہا تھا۔

"ہمت تھی نہیں اس میں اور وہ چلا تھا بے وفائی کرنے، میں نے بازغہ کی موت کی خبر دی تو سر کے بل دوڑ کر آیا تھا پاکستان۔ پھر جب اس نے بازغہ کی قبر دیکھی تو خود بھی دفن ہو گیا۔"

Posted On Kitab Nagri

سعد اسے طلسم گر کی کہانی سنا رہا تھا، وہ کہانی جس سے وہ انجان تھی۔ تصویر کا دوسرا رخ ابھی باقی تھا اور وہ سسکتے ہوئے ہمہ تن گوش تھی۔

☆☆☆☆☆

بہت دنوں سے نہیں اپنے درمیاں وہ شخص
اداس کر کے ہمیں چل دیا کہاں وہ شخص
قریب تھا تو کہا ہم نے سنگدل بھی اسے
ہوا جو دور تو لگتا ہے جانِ جاں وہ شخص
اس ایک شخص میں تھیں دلربائیاں کیا کیا
ہزار لوگ ملیں گے مگر کہاں وہ شخص

حاشر کو سعد نے بازغہ کی موت کی خبر سنائی تو وہ پاگل سا ہو گیا اور ننگے پیر ہی ایئرپورٹ کی جانب بھاگ کھڑا ہوا۔ اسے کسی بھی طرح پاکستان پہنچنا تھا۔ ایئرپورٹ پر پولیس اہلکاروں نے اسے پاگل خانے سے بھاگا ہوا شخص سمجھ کر روک لیا تھا۔ اس کا بھائی ناصر اسے ہر طرف ڈھونڈتا پھر رہا تھا۔ بعدِ ازاں اسے معلوم ہوا کہ وہ ایئرپورٹ پر تھا۔ اس

Posted On Kitab Nagri

کے آنسو رکتے نہیں تھے، نہ ہی لب کچھ کہنے کو ہلتے تھے۔ ناصر نے ارجنٹ ٹکٹ کروا کر اسے پاکستان بھیج دیا تھا۔ وہ سیدھا بازغہ کے گھر گیا تھا جہاں اس کی ماں صفیہ بیگم بڑھاپے میں اپنا سہارا کھو چکی تھیں۔ www.kitabnagri.com

ان دونوں کے ہمراہ وہ قبرستان پہنچا اور پھر بازغہ کی آخری آرام گاہ دیکھ کر اس کی ہمت جواب دے گئی۔ وہ اپنی مردانگی کو ایک طرف رکھ کر بچوں کی طرح بلک بلک کر رویا تھا۔ صفیہ بیگم اور سعد بھی رو رہے تھے۔ وہ ساڑھے پانچ فٹ کی لڑکی ان سب کی زندگیوں سے کھیل گئی تھی۔ بھلا بائیس سال بھی کوئی عمر تھی ہارٹ اٹیک ہونے کی۔

آسمان گواہ تھا کہ وہ زمین پر گھٹنوں کے بل گرا دھاڑیں مار رہا تھا۔ اس کی محبوبہ، اس کی محبت اس سے روٹھ گئی تھی۔ کتنا بدنصیب تھا وہ، اس کی بات ہی نہ سن سکا۔ وہ اس کی آواز سننے کی خواہش دل میں لیے اس دنیا سے رخصت ہو گئی تھی۔

صفیہ بیگم اس نوجوان کو بلکتا ہوا دیکھ رہی تھیں اور ان کا ذہن آپ ہی آپ بازغہ کے رویے کی پہیلیاں بوجھنے لگا۔ وہ جس نتیجے پر پہنچیں، وہاں وہ نوجوان بیٹھا تھا۔ قبر سے لپٹا طلسم گر!

Posted On Kitab Nagri

بازغہ کچن میں ان کا ہاتھ بٹا رہی تھی جب میز پر رکھا موبائل تھرتھرایا۔موبائل کی جگمگ کرتی اسکرین پر "طلسم گر از کالنگ" لکھا ہوا تھا۔بازغہ نے فٹافٹ موبائل جھپٹ لیا۔ www.kitabnagri.com

"یہ کون ہے؟"صفیہ بیگم نے اچنبھے سے پوچھا۔

"ہے ایک دوست۔"وہ کانوں کی لوؤں تک سرخ ہو گئی تھی۔رخ موڑ کر بمشکل جواب دیتے ہوئے وہ کچن سے باہر نکل گئی تھی۔

تو یہ تھا وہ طلسم گر!

بازغہ کا حاشر!

وہ نیم مردہ قدموں سے پلٹ گئیں۔تبھی سعد نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر حاشر کو تھما دیا۔

اس نے کانپتے ہاتھوں سے لفافہ لے کر چاک کیا تو اندر سے ایک کاغذ نکلا۔اس پر کچھ لکھا تھا۔حاشر کی نم آنکھیں ان لفظوں سے لپٹ رہی تھیں جنہیں کبھی بازغہ نے لکھا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

ہم سماعت کو ہتھیلی پہ لیے پھرتے ہیں

تیری آواز میں کوئی تو پکارے ہم کو

حاشر کے آنسو کاغذ بھگو رہے تھے۔ آسمان سے بادل ٹوٹ کر برسے اور وہ اس کی قبر پر سر رکھے ہمیشہ کے لیے سو گیا۔ www.kitabnagri.com

"حاشر!" بادل زور سے گرجے اور سعد کی چیخ ان میں دب کر رہ گئی۔

☆☆☆☆☆

لندن کی فضا سوگوار تھی۔ لائبہ کی جل تھل ہوتی آنکھیں گلابی ہو رہی تھیں۔ فون کب کا بند ہو چکا تھا۔ وہ بالکنی میں کھڑی آسمان پر چمکتے تاروں کو دیکھ رہی تھی۔

کراچی میں ایک شاندار اپارٹمنٹ میں صوفے پر بیٹھے موبائل تھامے روئے روئے سے سعد کے سامنے رکھی میز پر چائے کا کپ ٹھنڈا برف ہو چکا تھا۔ کسی غیر مرئی نقطے پر نظریں ٹکائے وہ پہروں سے حاشر کو سوچ رہا تھا۔ فضا میں خنکی بڑھتی جا رہی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

قتیل کیسے بھلائیں گے اہلِ درد اسے

دلوں میں چھوڑ گیا اپنی داستاں وہ شخص

☆☆☆☆☆

کئی سال گزر گئے تھے۔یونیورسٹی میں نئے طلبا تعلیم حاصل کر رہے تھے۔بزنس ڈپارٹمنٹ میں بازغہ اور حاشر کی کہانی آج بھی زندہ تھی۔ گراؤنڈ سے کچھ فاصلے پر کھڑے درخت کے تنے پر کھرچ کھرچ کر "طلسم گر" لکھا گیا تھا۔یہ درخت اس کی محبت کا گواہ تھا،وہ لڑکی واقعی اک طلسم گر کو ٹوٹ کر چاہتی تھی۔

تیز ہواؤں سے پتوں کی سرسراہٹ بڑھ گئی تھی۔ہر سو دھند کا راج تھا۔گراؤنڈ میں رکھے بنچ پر خزاں رسیدہ پتے لرز رہے تھے۔یہ سنگی بنچ بھی ان دونوں کے عشق کا امین تھا۔اس پر کالی روشنائی سے لکھا گیا اک شعر آج بھی تازہ تھا۔

تجھ پہ پھونکا ہے محبت کا طلسمی منتر

تو مجھے چھوڑ کر جائے گا تو لوٹ آئے گا

☆☆☆☆☆

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

knofficial9@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Pg/Kitab Nagri

knofficial9@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595